https://ataunnabi.blogspot.com/

181

قبروں پر تر شاخ اور پھول ڈالنے کے مسئلہ پر ایک تحقیقی رسالہ

فرائد النور

فی

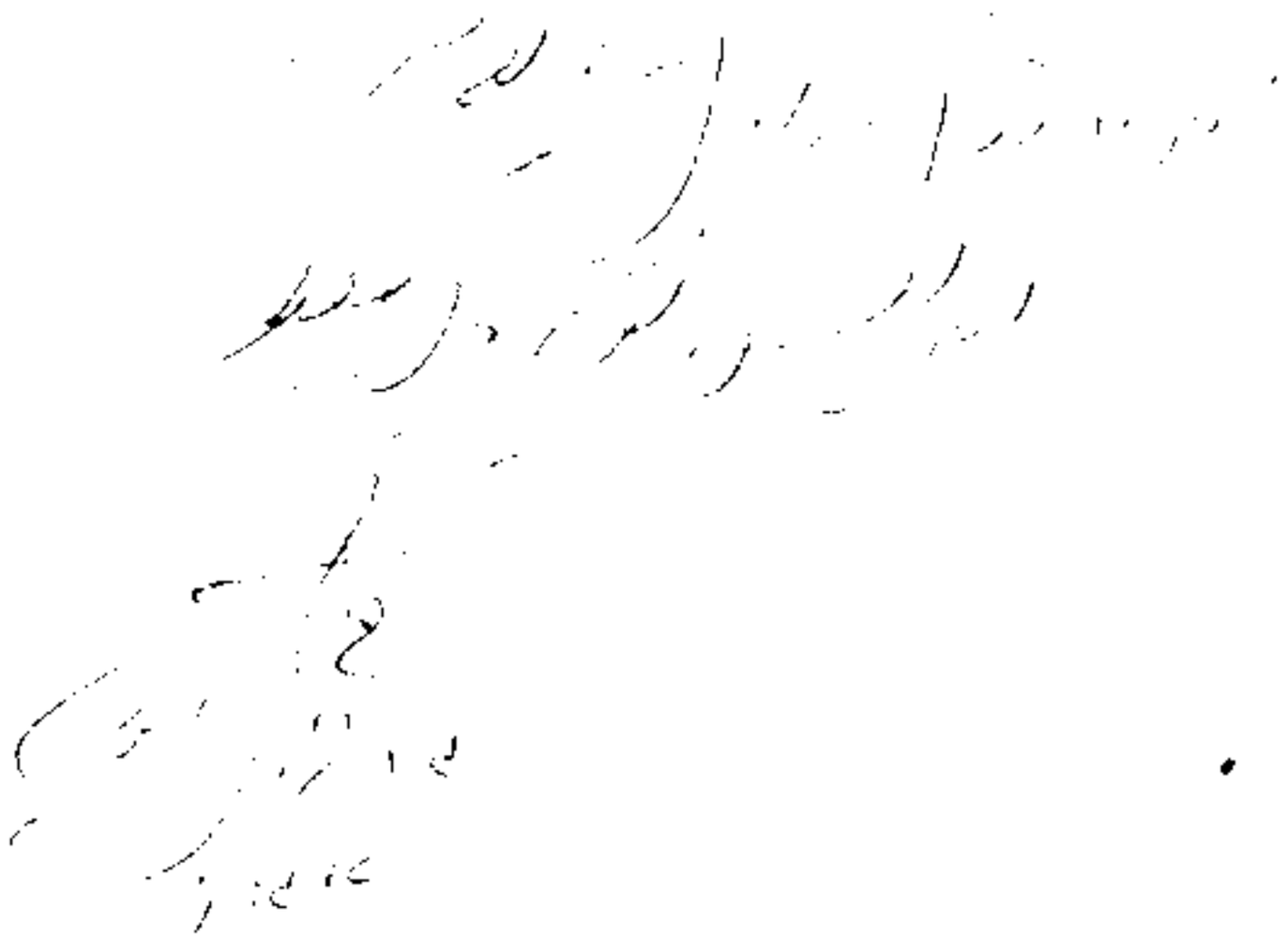
جرائد القبور

صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی

مکتبہ کتابوی، لاہور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ

قبروں پر تر شاخ اور پھول ڈالنے کے مسئلہ پر ایک علمی و تحقیقی رسالہ

فرائد النور

فی

عرائس القبور

مسمّاۃ

صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی

مسلم کتابوی، لاہور

خقم اسدی
Serial No.
Price 18.00
۱۰۱۱۳/۱۴۱۴

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ والصلوۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم

جملہ حقوق محفوظ

اسمِ کتاب : ـــــ فَوائِدُ النُّور فِی جَرائِدِ القُبُور

(قبروں پر پھول ڈالنے کا مسئلہ)

مصنّف : ـــــ صدرالافاضل حضرت سیّد محمد نعیم الدین مرادآبادی

بارِ اشاعت اوّل : ـــ ۱۹ صفر المظفر ۱۴۱۷ھ / ۶ جولائی ۱۹۹۶ء

صفحات : ـــــ ۸۰

تعداد : ـــــ گیارہ صد

ناشر : ـــــ مسلم کتابوی، لاہور

قیمت : ـــــ ۱۸ روپے

ـــــ ملنے کا پتہ ـــــ

مُسلم کِتابوی

دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ

لاہور فون ۷۲۵۶۰۵

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرستِ عنوانات

نمبر شمار		صفحہ
۱	عرضِ ناشر	۵
۲	تقریظِ امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ	۹
۳	تقدیم	۱۲
۴	اِستفتاء (قبروں پر تر شاخیں گاڑنے اور پھول ڈالنے کے بارے میں)	۱۳
۵	جواب ـــــ (دلائل از احادیث مبارکہ)	۱۳
۶	فتویٰ مذکورہ کے جواب میں حکیم ہدایت علی صاحب کا جواب	۱۹
۷	تصحیح عبارات کے لیے فریقین کی تحریریں	۲۶
۸	خلاصۂ مبحث	۲۹
۹	حکیم صاحب کے تین اعذار اور اُن کے جوابات	۳۰
۱۰	زیرِ بحث مسئلہ کی مزید تحقیق	۳۳
	(حکیم صاحب کے اعتراضات مع جوابات)	
۱۱	اعتراض ۱: قبروں پر پھول ڈالنا، احادیثِ معتبرہ و اقوالِ مستندہ فقہاء کے خلاف ہے	۳۳
۱۲	اعتراض ۲: قبروں پر پھول ڈالنا ہر شخص کے لیے اس لیے جائز نہیں کہ خصوصیاتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تھا۔	۳۵
۱۳	اعتراض ۳: تخفیفِ عذاب شفاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہے۔ (مفہوماً)	۳۶
۱۴	اعتراض ۴: یہ حدیث (قبروں پر تر شاخیں گاڑنا) ایک حالِ خاص کا واقعہ ہے، مفیدِ عموم نہیں	۳۸
۱۵	اعتراض ۵: تخفیفِ عذاب شفاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی، نہ کہ تر شاخوں کی تسبیح کی وجہ سے	۴۱

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
	حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ صلعم لکھنا منع ہے	۴۷
۱۶	اعتراض ۶: تخفیفِ عذاب، نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت سے ہوئی، جریدہ اسبز شاخ کو اس میں کوئی دخل نہیں	۴۹
۱۷	اعتراض ۷: تخفیفِ عذاب شفاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے باعث ہوئی (مفہوماً)	۵۲
۱۸	اعتراض ۸: تخفیفِ عذاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کی برکت سے یا دعا سے ہوئی	۵۳
۱۹	اعتراض ۹: تخفیفِ عذاب برکتِ دستِ مبارک سے ہوئی نہ کہ تسبیح جریدہ سے	۵۶
۲۰	اعتراض ۱۰: قبروں پر پھول ڈالنا سلف صالحین و ائمہ مجتہدین کا معمول نہ تھا	۶۵
۲۱	اعتراض ۱۱: حضرت بریدہ کی وصیت کو ہم تسلیم نہیں کرتے	۶۶
۲۲	اعتراض ۱۲: یہ حدیث خاص ہے اس کو عموم پر محمول نہیں کیا جا سکتا	۶۶
۲۳	اعتراض ۱۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے قبر پر شاخیں ڈالنے کو خرگاہ جانا ہے	۶۸
۲۴	اعتراض ۱۴: حضرت بُریدہ کی روایت سے قبروں پر پھول ڈالنا ثابت نہیں	۶۹
۲۵	اعتراض ۱۵: روایتِ فتاویٰ غرائب کیا وُقعت رکھتی ہے؟	۷۳
۲۶	اعتراض ۱۶: یہ چالاکی مجیب صاحب کی قابلِ دید ہے	۷۴
۲۷	اعتراض ۱۷: کوئی شخص ناجی ہی نہیں، جس قدر ہیں سب ناری ہیں مُعذّب ہیں	۷۷
۲۸	علامہ ابنِ حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ کا فیصلہ	۷۸
۲۹	ماخذ و مَراجع	۷۹

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عرضِ ناشر

بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم

زیرِ نظر رسالہ "فرائد النور فی جرائد القبور" عالمِ اسلام و سنیت کی ایک ایسی عظیم شخصیت کے رشحاتِ قلم کا نتیجہ ہے جو اپنے وقت کے ایک بہترین حافظ، قاری، مدرس، مفسر، محدث، مصنف، محقق مفکر، مدبر، مقرر، مبلغ، مرشد، مصلح، نقاد، خطیب، طبیب، واعظ اور شاعرِ رسول تھے۔ مناظرِ اسلام حضرت علامہ صوفی محمد اللہ دتا نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جس قدر خوبیاں ایک اُمتی میں ہو سکتی ہیں وہ حضرت گرامی میں بدرجۂ اتم موجود تھیں۔ پھر مذکورہ بالا صفاتِ کمالیہ کا تفصیل کے ساتھ ذکر فرماتے اور آخر میں فرماتے کہ آپ سید بھی تھے۔

دنیائے علم و فضل حضرتِ مصنف کو صدرُ الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی کے نام گرامی سے یاد کرتی ہے۔ صدرُ الافاضل علیہ الرحمۃ کو وصال فرمائے تقریباً پچاس سال گزر گئے لیکن ان کی دینی و قومی خدمات آج بھی پوری امتِ مسلمہ کے لیے مینارۂ ہدایت کا کام دیتی ہیں اور مزید دے سکتی ہیں اگر قوم خلوصِ نیت کے ساتھ ان کے کردار و افکار کا مطالعہ کرے۔

نظریاتی و عملی برائیوں کا سدِ باب جس حکمت و فراست کے ساتھ آپ نے کیا، وہ آپ ہی کے شایانِ شان تھا۔ آپ کی دعوت و ارشاد کا سلسلہ فقط مسلمانوں تک محدود نہ تھا بلکہ غیر مسلموں کو دعوتِ اسلام دینا اور کینہ پرور غیر مسلموں کے اسلام پر اعتراضات کے جوابات دینا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ کی تقریر و تصنیف کے اہم موضوعات تھے۔ احقاقِ حق کا لفظ لفظ اس بات پر گواہ ہے کہ صدر الافاضل علیہ الرحمۃ نے آریائی پنڈتوں کے اسلامی ثقافت و عبادات پر حملوں کے ایسے دندان شکن جوابات دیئے ہیں کہ دورِ جدید کے پنڈت اور گرو بھی حضرت صدر الافاضل کے تحقیقی و منطقی استدلالات کے سامنے دم بخود نظر آتے ہیں۔

یہ امر حقیقت ہے کہ حضرت صدر الافاضل کی تمام تصانیف و تالیفات کا ایک علمی و تحقیقی جائزہ پیش کیا جائے تو اہلِ علم کے لیے ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے جس میں اسلامی، فکری، اقتصادی، معاشی اور سیاسی مسائل کے حل کے ساتھ ساتھ عصر حاضر کے قلم کاروں اور تنقید نگاروں کے لیے ایک ناصحانہ، منصفانہ، معتدل، سنجیدہ اور متین اُسلوبِ تحریر کا سبق ملتا ہے۔

حضرت صدر الافاضل علیہ الرحمۃ کی درج ذیل کتابیں اہلِ نظر کے نزدیک تنقیح و تحقیق کا اعلیٰ درجہ رکھتی ہیں۔

تفسیر خزائن العرفان، الکلمۃ العلیاء، سیرتِ صحابہ، سوانح کربلا، التحقیقات، کشف الحجاب، اسواط العذاب، کتاب العقائد، گلبن غریب نواز، زاد الحرمین، ابتدائی کتاب، ریاضِ نعیم، آداب الاخیار، اطیب البیان، احقاق حق، فتاویٰ نعیمیہ، پراچین کال، ارشاد الانام فی محفل المولود والقیام، القول السدید وغیرہ۔

حضرت صدر الافاضل رَحِمَہُ اللہ تعالیٰ کا زیرِ نظر رسالہ فرائد النور جو کہ قبروں پر سرسبز شاخیں نصب کرنے اور ان پر پھول ڈالنے کی شرعی حیثیت کے متعلق ہے، نئی ترتیب، پیرا بندی اور نئی فہرست کے ساتھ پیشِ خدمت ہے۔ اسے حسنِ اتفاق کہیے یا کتاب کی برکت کہ دورانِ کتابت ہمارے پیشِ نظر ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء میں مبارکپور کا چھپا ہوا کتابچہ تھا، جونہی کتابت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آخری مراحل میں پہنچی تو اچانک ایک ملاقات کے دوران استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مدظلہ نے اظہار فرمایا کہ میرے پاس اس رسالہ کا قدیم نسخہ ہے۔ اُس کے مطابق اس کی تصحیح کرلی جائے تو بہتر ہوگا، چنانچہ راقم چند روز بعد حاضرِ خدمت ہوا تو اُس قدیم نسخہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا جو حضرت صدرالافاضل علیہ الرحمۃ کی زندگی مبارک میں تقریباً ایک صدی پہلے مرادآباد سے چھپا تھا۔ اس کرم نوازی پر اللہ کریم کا جس قدر شکریہ ادا کیا جائے، بہت کم ہے۔

حضرت مفتی صاحب نے ازراہِ لطف وکرم شائع شدہ مبارکپوری نسخہ کا جستہ جستہ مطالعہ فرماکر بعض عربی عبارات کی تصحیح بھی فرمائی اور تقریظِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا عربی سے اردو ترجمہ بھی کردیا۔ جزاہم اللہ۔

پیشِ نظر رسالہ کے معرضِ وجود میں آنے کی وجوہ کے بارے میں صدرالمدرسین مرجع العلماء، شارحِ بخاری شریف حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی دامت برکاتہم اپنی تقریظ میں "دُرِّ نایاب" کے صفحہ ۴ پر رقم فرماتے ہیں کہ

اس رسالہ کا قصہ یہ ہے کہ حضرت صدرالافاضل رحمۃ اللہ علیہ نے قبروں پر پھول وغیرہ رکھنے کے جواز واستحسان کا ایک فتویٰ لکھا، جو انتہائی محققانہ اور سنجیدہ تھا۔ مگر فساد، لڑائی اور اختلاف کی خوگر قوم اُسے برداشت نہ کرسکی اور ایک نیم مُلّا اور ساتھ ہی ساتھ نیم حکیم صاحب نے اس فتویٰ کا رد لکھا اور اسی لہجے میں لکھا جس کی یہ برادری عادی ہے۔ جناب کی قابلیت کا یہ عالم ہے کہ عینی شرح بخاری کی ایک عبارت نقل کی، اس میں یہ لکھ مارا قال القسطلانی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بے چارے کو یہ بھی پتا نہیں کہ علامہ عینی علیہ الرحمۃ، علامہ قسطلانی علیہ الرحمۃ سے پہلے گزرے ہیں وہ قسطلانی کا حوالہ دے سکتے ہیں مگر بڑوں کے منہ لگ کر بڑے کہلانے کی بیماری بہت پرانی ہے اور ہمارے حریف تو اس کے عادی ہیں۔ اس کی وجہ سے عوام میں شورش لازمی امر تھا۔ لا محالہ حضرت صدرالافاضل قدس سرہٗ کو جواب قلم اٹھانا پڑا اور جب حضرت صدرالافاضل کسی بات کی تحقیق پہ اتر آئیں تو کیا کہنا۔ چنانچہ اس موضوع پہ ایسی سیر حاصل بحث فرمائی کہ اب نہ موافق کو کہیں گنجائش کہ کچھ زیادہ کر سکے اور نہ مخالف کو یارائے سخن کہ کچھ کہہ سکے۔

التجا ہے کہ اللہ عزوجل اپنے حبیب کریم علیہ الصلوۃ والسلا کے وسیلۂ پاک سے حضرتِ مصنف علیہ الرحمۃ کے درجات مزید بلند فرما اور اُن کے اس رسالہ سے عاملین و مانعین کو صحیح معنوں میں فائدہ اٹھانے کا شعور عطا فرمائے۔ آمین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

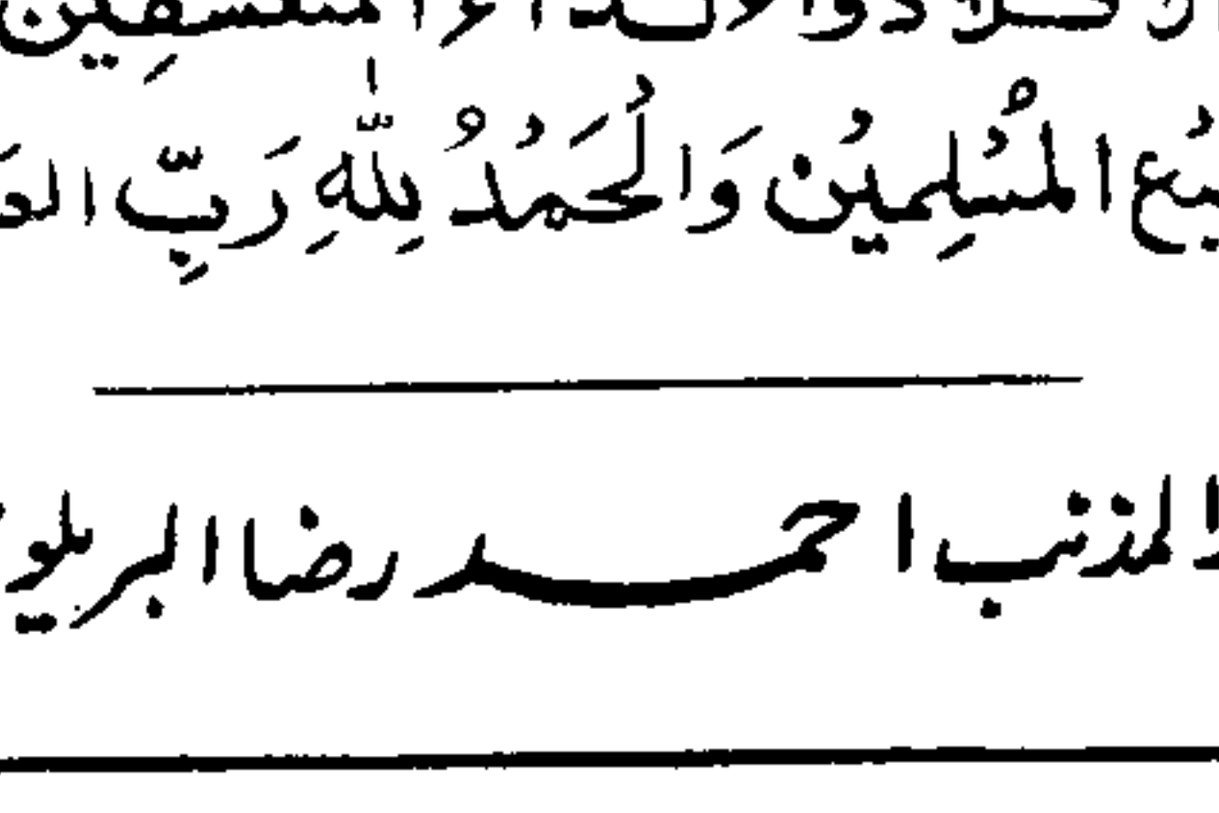
تقریظِ امام احمد رضا قادری رحمۃ الباری

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْقَرِیْبِ الْمُجِیْبِ، وَاَفْضَلُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی الْمَرْلِیِ الْحَبِیْبِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اُولِی التَّقْرِیْبِ، جَزَی اللّٰہُ الْفَاضِلَ الْمُجِیْبَ، خَیْرًا وَّیُثِیْبَ، وَجَعَلَہٗ کَاسْمِہٖ نَعِیْمُ الدِّیْنِ وَاَتَمَّ لَنَا وَلَہُ النَّعِیْمَ یَوْمَ الدِّیْنِ فَقَدْ غَرَزَ فِیْ قُبُوْرِ قُلُوْبِ الْمُنْکِرِیْنَ جَرَائِدَ فَرَائِدَ مِنَ الْحَقِّ الْمُبِیْنِ لِیُخَفِّفَ عَنْہُمُ الرِّجْزَ اِنْ کَانُوْا مُنْصِفِیْنَ وَالْاَفْلَادَ وَاعْلَدَاءَ الْمُتَعَسِّفِیْنَ اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْہُ وَجَمِیْعَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

عبدالمذنب احمد رضا البریلوی

کتبہ



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمۂ تقریظِ امام احمد رضا قادری علیہ الرحمۃ

از استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو قریب ہے دُعاؤں کو قبول فرمانے والا ہے، بہترین صلوٰۃ وسلام محبوب آقا پر اور ان کے آل واصحاب پر جو تقرب والے ہیں۔

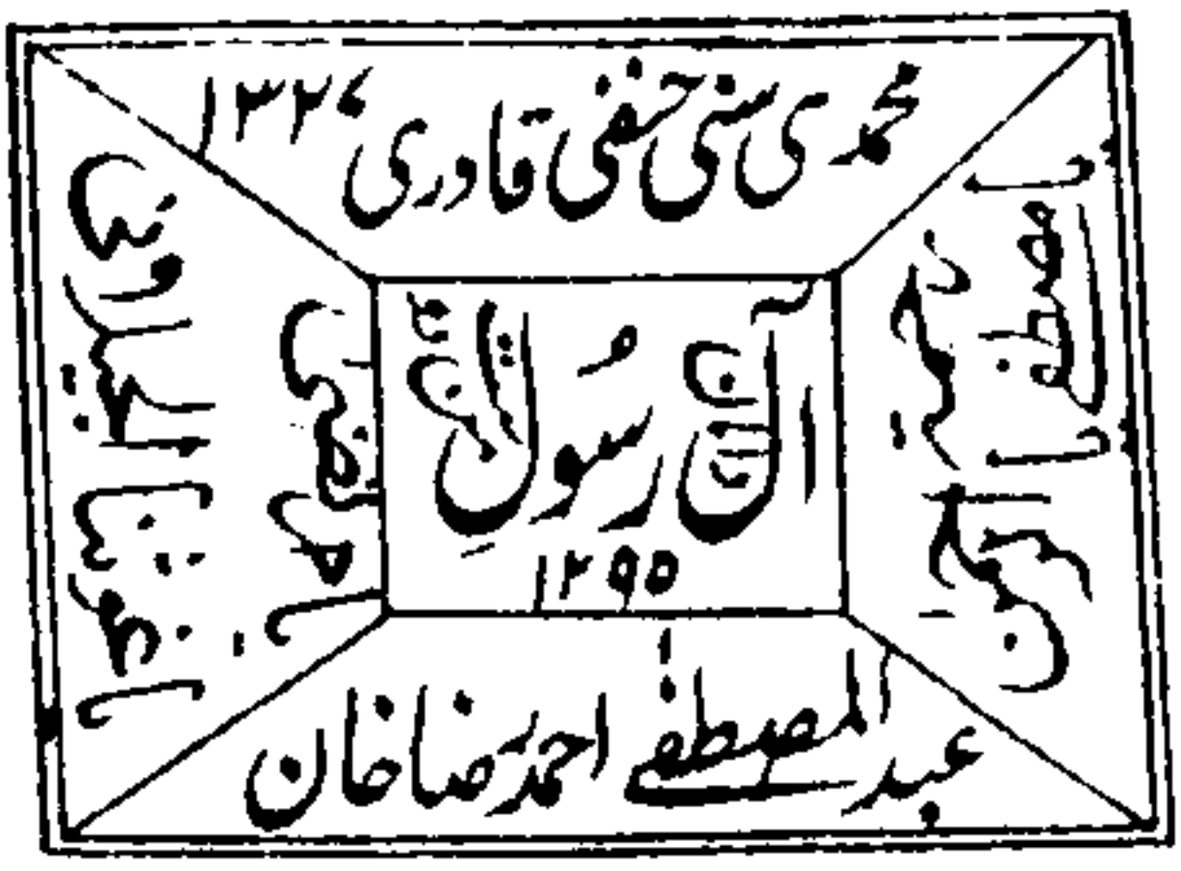
اللہ تعالیٰ جواب لکھنے والے فاضل کو بہتر جزاء اور ثواب عطا فرمائے اور ان کو اُن کے نام کے مطابق دین کا پھول بنائے اور ہمارے لیے اور ان کے لیے روزِ جزاء میں نعمتوں کو تمام فرمائے،

تو واقعی انہوں نے منکرین کے دِلوں کی گہرائیوں میں حق مبین کے بے مثال پودے گاڑ دیئے ہیں تاکہ ان گناہوں میں تخفیف ہو جائے، اگر وہ انصاف پسند ہوں ورنہ تو مغرور منکرین کا کوئی علاج نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو اس غرور سے پناہ عطا فرمائے۔

الحمد للہ رب العالمین

کتبہ عبد المذنب احمد رضا البریلوی



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تقریظِ ملک العلماء، جامع صحیح البہاری
حضرت علّامہ ظفر الدّین احمد قادری بہاری رحمۃ اللہ علیہ

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ وآلہٖ واصحابہٖ اولی الفضل والجاہ۔
اس فقیر نے حضرت فاضل علّامہ کامل فہامہ مولٰینا حافظ حکیم محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی سلّمہ ذوالاابادی وحفظہ عن شرالاعادی کا رسالہ مباکہ فرائد النور فی جرائد القبور مطالعہ کیا۔ اس پر مولانا کی کیا تعریف کروں کہ ایسی تحریر منیر اس کے فضلِ عزیز سے کچھ تعجب نہیں۔ ہاں وہ مضامین عجیبہ جو جانبِ مخالف جناب حکیم ہدایت العلی صاحب نے اپنے مغز شریف سے اُتارے کمال قابلِ اِستعجاب اُولی الالباب ہیں اور اُن کی میں ہی کیا تعریف کروں۔ ان کی ستائش تو امام عینی نے عمدۃ القاری میں اپنے متاخر امام قسطلانی سے نقل کی ہے۔ امام مسلم نے اپنی صحیح میں اُن کی نسبت فرمایا ہے کہ حضرت ابنِ عمر نے اُن کو خرگاہ جانا ہے اس سے زیادہ تعریف کیا ہوسکتی ہے والسلام۔

محمّدی سُنّی حنفی قادری رضوی
عبید المصطفےٰ ظفر الدّین احمد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُبْحَانَکَ یَا مَنْ یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ اَغْصَانُ النَّخْلِ وَاَوْرَاقُ الْاَشْجَارِ وَیَسْتَلِذُّ بِذِکْرِہِ اَلْسِنَۃُ الْبُقُوْلِ وَالرَّیَاحِیْنِ وَالْاَزْھَارِ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ کُلَّ لَیْلٍ وَّنَھَارٍ وَھُوَ الرَّحِیْمُ الْکَرِیْمُ الْغَفَّارُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ غَرَسَ جَرِیْدَ الْاِرْشَادِ وَقَضِیْبَ الْھِدَایَۃِ فِیْ اَرَاضِیْ الْقُلُوْبِ لِاِزَالَۃِ الْغَوَایَۃِ یُخَفَّفُ بِہٖ عَذَابُ النَّارِ وَھُوَ سَیِّدُنَا وَسَیِّدُ الْاَبْرَارِ مَوْلَانَا وَمَوْلَی الْاَخْیَارِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْاَمِیْنِ الْمُخْتَارِ مُحَمَّدٍ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ عِنْدَ الْجَلِیْلِ الْجَبَّارِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْبَرَرَۃِ الْاَخْیَارِ الْاَطْھَارِ اَمَّا بَعْدُ۔

فقیر محمد نعیم الدین خصہ اللہ تعالیٰ بمزید الصدق الیقین مرادآبادی اربابِ انصاف کی عالی خدمات میں اِلتماس کرتا ہے کہ اس فقیر نے ایک عزیز کے سوال کے جواب میں قبروں پر پھول اور شاخیں ڈالنے کے اِستحباب میں ایک فتویٰ لکھا تھا۔ مولوی حکیم ہدایت علی صاحب (جو فریقِ مخالف کے ایک زبردست عالم سمجھے جاتے ہیں اور مدرسہ مسجد شاہی مرادآباد کے مُمتحن اور بعض مدرسینِ مدرسہ مذکورہ کے اُستاد بھی ہیں) نے اس کا جواب تحریر فرمایا۔ اب میں پہلے اپنا فتویٰ، اس کے بعد حکیم صاحب کی تحریر نقل کرکے جوابُ الجواب پیش کرتا ہوں اور حضرات اہلِ اسلام سے عرض کرتا ہوں کہ بہ نظرِ انصاف مُلاحظہ فرمائیں اور جب میری تحریر میں حقِ صریح دیکھیں اور صدق و راستی پائیں تو مجھے دُعائے خیر سے بھول نہ جائیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ، اس دینی خدمت کو میرا کفّارۂ ذُنوب بنائے۔ آمین ثم آمین وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پہلا فتویٰ

قبروں پر شاخیں اور پھول ڈالنے کا بیان

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ قبر پر شاخِ سبز کسی درخت کی ڈالنا اور اس سے تخفیفِ عذاب کی اُمید رکھنا شرعاً جائز ہے یا نہیں ؟ اور پھول ڈالنا بھی جائز ہے یا نہیں ؟

المستفتی محمد سراج الدین محلہ بھٹی مراد آباد

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

وَبَعْدُ فَاَقُوْلُ بِتَوْفِیْقِہٖ تَعَالٰی قبر پر سبز شاخ کا ڈالنا یا گاڑنا حدیث صحیح مُتَّفَقٌ عَلَیْہ سے ثابت ہے۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں ہے۔ **حدیث ۱:**

عن ابن عباس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقبرین فقال انھما لیعذبان وما یعذبان فی کبیر اما احدھما فکان لا یستتر من البول وفی روایۃ لمسلم لا یستنزہ من البول واما الاٰخر فکان	ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو قبروں پر گزرے پس فرمایا کہ یہ دونوں عذاب کیے جاتے ہیں اور کسی بڑے امر میں عذاب نہیں کیے جاتے (یعنی اُن کے خیال میں ان کے عذاب کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یمشی بالنمیمہ ثم اخذ جریدۃ رطبۃ فشقھا بنصفین ثم غرز فی کل قبر واحدۃ قالوا یارسول اللہ لم صنعت ھذا فقال لعلہ ان یخفف عنھما مالم ییبسا متفق علیہ۔

سبب کوئی بڑا گناہ نہ تھا لیکن ان میں سے ایک پیشاب سے چھپتا نہ تھا یعنی پیشاب کرتے وقت پردہ کا لحاظ نہ کرتا تھا۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ پیشاب سے بچتا نہ تھا اور لیکن دوسرا، وہ چغل خوری کرتا تھا۔ پھر جناب سرورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خرما کی ایک تر شاخ لے کر اس کے دو حصے کیے پھر ہر قبر میں ایک حصہ کو جما دیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا۔ اے رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہ آپ نے کس لیے کیا۔ فرمایا کہ ان دونوں قبر والوں کے عذاب میں تخفیف ہو۔ جب تک یہ دونوں حصے، شاخِ خرما کے تر رہیں۔

حدیث نمبر ۲

عن ابی ھریرۃ قال مرّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم علی قبرین فقال ائتونی بجریدتین فاتوہ بھما فجعل احداھما عند رجلیہ والاخری عند راسہ فقال ان ھذا فقال لبعضھم ماینفعہ ھذا یانبی اللہ کان یعذب فی قبرہ فقال یخفف عذابہ مادام فیھا ندوۃ (ابن جریر)

حدیث نمبر ۳

عن ابی الحسناء عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم انہ مرّ بقبرین فاخذ سعفۃ او

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جریدہ فشقھا فجعل احداھما علی احد القبرین والشقۃ الاخریٰ علی القبر الاخر فسئل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجل کان لایتقی من البول والمراۃ کانت تمشی بین الناس بالنمیمۃ فاستنظر بھما العذاب الی یوم القیمۃ (ق فی کتب عذاب القبر)

حدیث نمبر۴

عن ابی حازم عن ابی ھریرۃ قال مرّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم علی قبر فقال ایتونی بجریدتین فجعل احداھما عند راسہ والاخریٰ عند رجلیہ فقلنا لہ یا رسول اللہ! ایشفعہ ذلک قال لن یزال یخفف عنہ بعض عذاب القبر مادام فیھا ندوۃ۔ (ق فی کتاب عذاب القبر)

مَاحَصَل :۔ دوسری اور چوتھی عبارت کا مَاحَصَل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ایک قبر پر گزرے اور وہاں ٹھہر کر فرمایا کہ میرے پاس دو شاخیں لاؤ۔ جب لوگ دو شاخیں لے کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ نے ایک قبر کے سرہانے اور ایک پاؤں کی جانب لگادی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! کیا اس سے صاحبِ قبر کو نفع ہوگا۔ فرمایا کہ اس کے عذاب میں تخفیف کی جائے گی جب تک ان میں تری رہے گی۔ اور تیسری حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا دو قبروں پر گزرتا اور شاخِ تر کے دو حصّے کرکے ایک ایک حصّہ ایک ایک قبر پر لگانا اور صحابہ کرام کا اسی طرح سوال کرنا اور حضرت (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کا جواب دینا مذکور ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اب ان چاروں حدیثوں سے ثابت ہو گیا کہ سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سبز شاخیں قبروں پر لگائیں اور ان سے تخفیفِ عذاب کی اُمید دلائی، تو بے شک تر شاخوں کا قبروں پر لگانا کم از کم مُستحب ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فعل ہے اور نیز صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا۔

حدیث نمبر ۵

واخرج ابنُ عساکر من طریق حماد بن سلمة عن قتادہ ان ابا برزة الاسلمی رضی اللہ عنہ کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرّ علیٰ قبر وصاحبہٖ یعذب فاخذ جریدة فغرسھا فی القبر وقال عسی ان یرفعہ عنہ مادامت رطبة فکان ابوبرزة یوصی اذامت فضعوا فی قبری معی جریدتین قال فمات فی مفازة بین کرمان وقومس فقالوا کان یوصینا ان تضع فی قبرہٖ جریدتین وھذا موضع لانصیبھما فیہ فبینا ھم

قتادہ سے مروی ہے کہ ابو برزۃ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ سرورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قبر پر گزرے اور صاحبِ قبر اُس وقت عذاب میں گرفتار تھا، پس حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شاخِ خرما کی لے کر قبر میں گاڑ دی اور فرمایا کہ اس سے تخفیفِ عذاب کی اُمید ہے۔ جب تک کہ یہ تر رہے۔ پھر ابو برزۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصیت کرتے تھے کہ میرے ساتھ میری قبر میں دو شاخیں رکھ دینا۔ راوی نے بیان کیا کہ ان کی وفات کرمان و قومس کے درمیان ایک جنگل میں ہوئی، لوگوں نے کہا کہ ابو برزۃ ہم کو وصیت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

كذالك اذ طلع عليهم ركب من قبل سجستان فاصابوا معهم سعفا فاخذوا منه جريدتين فوضعوا هما معه فی قبره ۳

کر گئے ہیں کہ ہم ان کی قبر میں دو شاخیں رکھ دیں اور یہ ایسا مقام ہے کہ یہاں شاخیں نصیب نہیں، یہی گفتگو (جاری) تھی کہ سجستان کی جانب سے چند سوار ظاہر ہوئے اور ان کے ساتھ ایک شاخ پائی جس کی دو ٹہنیاں بنا کر ان کے ساتھ اُن کی قبر میں رکھ دیں۔

حدیث نمبر ۶

واخرج ابن سعد عن مؤرق قال اوصی بریدۃ ان یجعل فی قبرہ جریدتان۔

اور مؤرق سے روایت ہے کہ بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت کی کہ ان کی قبر میں دو شاخیں رکھ کر دی جائیں۔

(مذکورہ بالا دونوں احادیثِ مبارکہ سے) اب یہ بھی بخوبی ثابت ہو گیا کہ قبر میں تر شاخوں کا ڈالنا یا گاڑنا جس طرح سنّتِ رسول اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم کی ہے اُسی طرح سنّتِ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بھی ہے۔

ردّ المحتار شرح الدر المختار میں ہے:

ومن الحدیث ندب وضع ذالك للاتباع ویقاس علیه ما اعتید فی زماننا من وضع اغصان الاس ونحوه وصرح بذالك ایضاً جماعته من

خلاصہ یہ ہے کہ تر شاخیں قبر پر رکھنے یا ڈالنے کا اِستحباب حدیث سے ثابت ہے اور اسی پر قیاس کیا جائے جو ہمارے زمانہ میں آس وغیرہ کی شاخیں ڈالنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الشافعیته وھٰذا اولیٰ مما قالہ بعض المالکیتہ من ان التخفیف عن القبرین انما حصل ببرکۃ یدہٖ الشریفۃ صلی اللہ علیہ وسلّم اودعائہٖ لھما فلا یقاس علیہ غیرہ وقد ذکر البخاری فی صحیحہ ان بریدہ ابن الحصیب رضی اللہ عنہ اوصی بان یجعل فی قبرہ جریدتان واللہُ تعالیٰ اَعلَم۔

کی عادت ہوگئی ہے۔ شافعیوں کی ایک جماعت نے بھی اس کی تصریح کی ہے اور یہ مالکیوں کے اس قول سے اَولیٰ ہے کہ تخفیف دونوں قبروں میں بسببِ برکتِ دستِ مبارکِ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حاصل ہوئی تھی یا آپ کی دعا سے اُن دونوں کے لیے، پس اس پر قیاس نہ کیا جائے گا اور بخاری نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے کہ بَریدہ رضی اللہ عنہ نے وصیت کی کہ ان کی قبر میں کھجور کی دو شاخیں رکھ دی جائیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

اب بِحَمدِہٖ تعالیٰ چھ حدیثوں سے اور فقہ کی کتاب کی صریح عبارت سے قبر پر شاخیں ڈالنے، گاڑھنے کا اِستِحباب ثابت ہوگیا۔ رہا پھول قبروں پر ڈالنا، یہ بھی مُستَحسَن ہے چنانچہ فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے۔ ووضع الورود والریاحین علَی القبور حسن وَاللہُ اَعلَم۔

کتبہ

العبد المسکین محمد نعیم الدین خصہ اللہ بمزید الصدق والیقین المرادآبادی غفرالہادی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس فتویٰ پر

حکیم (ہدایت علی) صاحب نے یہ جواب لکھا

الجواب

اقولُ بتوفیقہٖ مجیب صاحب کی تحریر دیکھنے میں آئی کہ جس سے گُل افشانی قبروں پر شاخ اندازی مقابر پر مجیب صاحب نے حدیث ابنِ عباس رضی اللہ عنہ اور وصیت حضرت بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو اِستدلال کیا ہے وہ خلافِ احادیثِ معتبرہ و اقوال مستندۂ فقہاء کے ہے۔ چنانچہ جو حدیث بہ روایت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ وارد ہے اس کے بارہ میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی نے مأتہ مسائل میں لکھا ہے کہ اس سے گُل و ریاحین کا قبروں پر ڈالنا اور شاخ ہائے تر کا نصب کرنا قبروں پر ہر شخص کے لیے جائز نہیں بلکہ یہ خصوصیاتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تھا اور خطابے جو کہ ائمہ اہلِ حدیث اور سرآمد علمائے سلف سے ہیں، لکھتے ہیں کہ:

سبزہ و گُل و ریحاں کا قبور پر ڈالنا اس حدیث سے عموماً ثابت نہیں۔ اور صدرِ اوّل میں اس کا پتہ و نشان تک نہیں ملتا اور وصیتِ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی بابت جو اقوال سلف صالحین کے آئے ہیں اُن کو ہم آگے بیان کریں گے تاکہ مجیب صاحب کو یہ امر واضح ہو جاوے کہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خیال سے عام طور پر اِستدلال کرنا کس درجہ پر وُقعت رکھتا ہے۔ محدثین کا قول ہے کہ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاخ ہائے تر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو قبروں پر نصب فرمایا تو ان دونوں کے واسطے تخفیفِ عذاب کے لیے دُعا فرمائی اس وقت تک کہ وہ دونوں شاخیں خشک ہوں اور یہ دُعا آپ کی اُن کے واسطے قبول ہوئی۔

کرمانی کا قول ہے کہ ان شاخوں میں کوئی تاثیرِ تخفیفِ عذاب کی نہیں تھی مگر صرف برکتِ دستِ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تخفیفِ عذاب کی اہلِ قبور سے فرمائی۔

مُلّا علی قاری نے امام نَووِی سے نقل کیا ہے:

وامّا وضعها على القبر فقيل انه صلى الله عليه وسلم سال الشفاعة لهما فاجيب بالتخفيف الى ان ييبسا۔

اور ابنِ حجر مکی نے لکھا ہے لعل وجه كلام الخطابی ان هٰذا الحديث واقعة حالٍ خاص لا يفيد العموم ولهذا توجه له توجيهات سابقه فتدبر فانه محل نظر انتهى اور ابوالحسن مسلم بن حجاج قُشیری نیشاپوری نے اپنی صحیح میں جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث طویل بیان کی ہے جس کا جملہ آخر یہ ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انى مررت بقبرين يعذبان فاجيبت بشفاعتى ان يرفع ذٰلك عنهما مادام الغصنان رطبين۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دو قبروں پر گزرا کہ جن کے صاحب پر عذاب ہو رہا تھا پس میں نے اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے شفاعت کی، چنانچہ میری درخواست جناب باری عزّ اِسمہٗ میں قبول ہوئی اور ان دونوں سے عذاب تا خشک ہونے شاخوں کے، موقوف کیا گیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور امام ابو ذکریا محی الدین یحییٰ نووی نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کے تحت میں لکھا ہے۔

اما وضعہ صلی اللہ علیہ وسلم علی القبر فقال العلماء ھو محمول علی انہ صلعم[1] سال الشفاعتہ لھما فاجیبت شفاعۃ بالتخفیف عنھما الی ابن یبیسا۔ اور دوسری جگہ امام مسلم رحمتہ اللہ علیہ نے آخر کتاب میں لکھا ہے۔ واما حدیث جابر رضی اللہ عنہ فی صاحبی القبرین فاجیبت بشفاعتی ان یرفع ذٰلک عنھما مادام الغصنان رطبین انتھیٰ۔

دوسری نقادانِ فن شریف و ماہرانِ علم حدیث نے قول متمسکین حدیث ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کو بایں طور رد فرمایا ہے کہ شاخہائے تر و گل و ریاحین کا قبروں پر ڈالنا اس حدیث سے ثابت نہیں ہوتا چنانچہ تورپشتی شارح مصابیح نے شرحِ قولِ صلی اللہ علیہ وسلم لعلہ ان یخفف مالم ییبسا میں لکھا ہے وجہ[6] ھذا التحدید ان یقال انہ سأل بالتخفیف مدۃ بقاء رطوبتھا وقول من قال وجہ ذالک ان الغصن الرطب یسبح اللہ تعالیٰ مادام فیہ الرطوبتہ فیکون مجیرا عن عذاب القبر لاطائل تحتہ ولا عبرۃ بہ عند اھل العلم انتھی۔

اور ابن ملک رحمتہ اللہ علیہ شرح مصابیح میں لکھتے ہیں قولہ ثم اخذ جریدتہ رطبتہ۔ الجریدۃ غصن النخل یعنی اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جریدۃ رطبۃ فشقھا بنصفین

---

[1] علماء کرام نے ایسا لکھنا ممنوع قرار دیا ہے صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا چاہیئے۔ صحتِ نقل برقرار رکھنے کے پیشِ نظر ایسا درج کیا گیا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فغرز کل نصف علی قبر وقال لعله ان یخفف ویزال عنهما العذاب مادام هذان الغُصنان رطبین وسبب تخفیف العذاب عنهما مالم ییبسا انه صلی اللہ علیه وسلم سأل اللہ ان یخفف عنهما هذا القدر لوصول البرکة الیهما لانه رحمة لا یمر بموضع الا صابه برکته ولیس تخفیف العذاب بخاصیة الجریدة الرطبته لان الجمادات کالکعبة والمسجد لم یثبت نص فی تفضیل الرطب علی الیابس انتهٰی۔

ابنِ امیر حاج رحؒ نے مدخل میں بعد رد کرنے قول متمسکین کے کہا ہے۔ انہٗ الراحة انما حصلت عن المیتین ببرکة ید النبی صلعم انتهی۔

اور ابنِ طاہر نے مجمع البحار میں لکھا ہے ولیسؒ فی الجریدة معنی یخصه وانما ذاک ببرکة ید النبی انتهٰی۔

اور علامہ عینی نے شرح بخاری میں لکھا ہے۔ وامّا ما ورد عنه صلی اللہ علیه وسلم من وضع الجریدة فهو خاص به صلی اللہ علیه وسلم انتهٰی۔

ان تمام روایات، احادیث واقوالِ آئمہ حدیث ونیز آئمہ فقہا سے ثابت ہو گیا کہ شاخہائے تر میں کوئی خاصیت تخفیفِ عذاب نہیں ہے اور جو وقوع میں آئی وہ صرف دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور برکت دستِ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سلف صالحین وآئمہ مجتہدین سے ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا کہ اُن کا بھی یہ معمول تھا۔ اگر مجیب صاحب کو یہ ثابت ہو گیا ہو کہ یہ حکم عامۂ مومنین کے لیے ہے تو خیر القرون سے ثابت فرما دیں اور جو کہ حضرت بُریدہ کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وصیت اور روایت سے اِستدلال کیا ہے کہ شاخہائے تر کا قبور پر ڈالنا عموماً جائز ہے ہم اس کو تسلیم نہیں کرتے اس لیے حضرت بُریدہ نے اپنے اجتہاد پر کوئی نصِ صریح نہیں بیان کی، بلکہ ان کی رائے تھی۔ چنانچہ علامہ عینی نے شرح بخاری میں لکھا ہے۔

واما ما من ایصاء بریدۃ فاجاب عنہ القسطلانی کان بریدۃ حمل الحدیث علی عمومہ ولم یرہ خاصاً ولکن الظاھر من تصرف المؤلف ان ذالک خاص المنفعۃ بما فعلہ صلعم ببرکۃ الخاصہ بہ وان الذی ینفع اصحاب القبور انما ھو الاعمال الصالحۃ فلذالک عقبہ بقولہ ورای ابن عمر رضؓ نسطاطاً انتھیٰ۔	یعنی وصیتِ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی جو گزری اس کا جواب قسطلانی نے یوں دیا ہے کہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو محمول عموم پر کیا ہے اور اس بات کا لحاظ نہیں کیا کہ یہ حدیث خاص ہے لیکن ظاہر تصرفِ مؤلف سے یہ بات ہے کہ یہ منفعۃ خاصہ آپ کے فعل اور برکت مختصہ سے تھی اور اصحابِ قبور جو نفع یاب ہوتے ہیں وہ عملِ صالح سے ہوتے ہیں۔ اسی واسطے علامہ قسطلانی نے تعاقب فرمایا ہے اور

کہا ہے کہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو خرگاہ جانا ہے۔ تیسرے یہ کہ اس حدیث سے گُل وریاحین کا ڈالنا ہرگز ثابت نہیں جیسا کہ بعض نے سمجھا ہے۔ چنانچہ محمود بن احمد عینی کہ شراحِ محدثین سے و نیز فقہائے معتمدین سے ہیں،
عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں۔

وما یفعلہ اکثر الناس من وضع ما فیہ الرطوبۃ من الریاحین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والبقول علے القبور لیس بشئ یعنی جو اکثر لوگ گل وریحان اور تر چیزیں قبروں پر رکھتے ہیں یہ کوئی شے نہیں ہے اور گل وریحان کا قبروں پہ ڈالنا بطور تنزہ ہیں ہے تو یہ امر بھی مجوّزین کے مفید مطلب نہیں جیسا کہ اس کی تردید شاہ محمد اسحاق نے مأتہ مسائل میں فرمائی ہے۔

اور نیز فتاویٰ قرطبیہ میں ہے۔ لا یوضع[۱۳] الورد والریاحین علی القبور لانہ من باب الزینۃ انتھیٰ اور مفید المومنین میں ہے وضع[۱۴] الورد والریاحین علی القبور بدعۃ یعنی گل وریحان کا قبور پر ڈالنا بدعت ہے اور منہاج العارفین میں مرقوم ہے یکرہ[۱۵] وضع الورد علی القبور انتھیٰ یعنی گلاب کے پھولوں کا قبروں پر رکھنا مکروہ ہے۔

اور جو مجیب صاحب نے اِثباتِ مدّعیٰ کے لیے عبارتِ عالمگیری نقل کی ہے اس کا حال یہ ہے کہ اوّل تو اس کا ماخذ فتاویٰ غرائب ہے اور جو لوگ کہ مجوّز اس فعل کے ہیں وہ بھی فتاوے غرائب سے ہی لیتے ہیں۔ تو یہ اَمر ہر ذِی عقل وفہم پر ہویدا ہے کہ روایت فتاویٰ غرائب بمقابلہ احادیث کثیرہ وآثار صحابہ وروایاتِ کتُبِ معتبرہ فقیہ کیا وقعت رکھتی ہے۔ سوائے اِس کے یہ چالاکی مجیب صاحب کی قابلِ دید ہے کہ لقولے میٹھا میٹھا ہَپ ہَپ اور کڑوا کڑوا تھُو تھُو۔ مفید مطلب عبارت جو فتاویٰ عالمگیری تھی اس کو تو خوشی خوشی لکھ دیا اور غیر مفید عبارت جو اُس کے ہی آگے ہے نظر انداز کی۔ اصل عبارت فتاویٰ عالمگیری کی یہ ہے۔ وضع[۱۶] الورد والریاحین علی القبور حسن وان تصدق قیمتہ کان احسن

اوّل تو مجیب صاحب نے اس بددیانتی سے کام لیا کہ پورے مسئلہ فتاویٰ کو بیان نہ فرمایا۔ دوسرے یہ کہ لفظ حسَن اور اَحسَن میں بھی مجیب صاحب نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امتیاز نہ کیا کہ قول مفتیٰ بہ کو کس لفظ سے تعبیر کرتے ہیں۔

اب پورے طور سے ناظرین با انصاف کو ظاہر ہو گیا کہ شاخہائے تر میں کوئی کیفیتِ خاصہ باعثِ تخفیفِ عذاب کے عام طور پر ایسی نہیں رکھی گئی ہے کہ ہر کس و ناکس شاخوں کو قبروں پر لگا دے اور صاحبِ قبر کو اس کے لگانے سے تخفیفِ عذاب ہو جیسا کہ مولانا شاہ محمد اسحاق صاحبؒ اور شیخ عبد الحقؒ محدث دہلوی، امام خطابیؒ، امامؒ نووی و تورپشتی، شارحِ مصابیح و ملا علی قاری و ابن الملکؒ و ابن الحاج و ابن طاہرؒ صاحب مجمع البحار و عینی شارحؒ بخاری و مولفؒ فتاویٰ قرطبیہ اور صاحبؒ مفید المومنین و صاحبؒ منہاج العارفین اور صاحبِ قسطانی عمدۃ القاری شارحِ بخاری و کرمانی اور ابن حجر مکی رحمہمؒ کے اقوال سے متحقق و ثابت ہو گیا کہ گل و ریاحین و شاخہائے تر کا قبور پر ڈالنا ہرگز ہرگز ثابت نہیں بلکہ مکروہ تحریمی و بدعت ہے اور ایک امر یہ بھی قابلِ لحاظ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برائے تخفیفِ عذاب اُن شاخہائے تر کو نصب فرمایا تھا۔ جب عام طور سے یہی فعلِ مسنون قرار دیا جاوے گا تو یہ بھی اس کے ساتھ ضرور ماننا پڑے گا کہ ہر صاحبِ قبر معذب بعذابِ الٰہی ہے۔ اس میں تمام علما و صالحین و اولیاء کاظمین و آئمہ مجتہدین و اکابر معتمدین داخل ہو گئے۔ اس بنا پر بعقیدۂ مجیب صاحب یہ لازم آوے گا کہ کوئی شخص ناجی ہے ہی نہیں، جس قدر ہیں وہ سب ناری و معذب نعوذ باللہ منہا لفجواتے حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظن المؤمنین خیراً کا حکم اور مجیب صاحب کا یہ گمان ایسے ہی ظنون فاسدہ و خیالات واہیہ کے باب میں ان بعض الظن اثم ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے وما علینا الا البلاغ المبین۔

کتبہ: محمد ہدایت العلی الکھنوی تجاوز اللہ عن ذنبہ الخفی والجلی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

منقولہ عبارات کی تصحیح کے لئے فریقین کی تحریریں!

حکیم صاحب سے تصحیح نقل کے لیے جو کتب منقول عنہا کی طلب میں تحریریں کی گئیں اور حکیم صاحب نے اُن کے جواب لکھے وہ یہ ہیں۔

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی نَبِیِّہِ الْکَرِیْم

جناب حکیم مولوی محمد ہدایت علی صاحب آپ نے جو عبارتیں مسئلہ وضع الجرید علی القبر کے جواب الجواب میں تحریر کی ہیں اُن کی تصحیح نقل کے لیے کتب منقول عنہا کی ضرورت ہے لہٰذا معروض ہے کہ براہِ کرم ایک ایک کتاب بھیج دیا کریں۔ جب اس کو پہنچا دیا جاوے تو دوسری مرحمت فرما دیا کریں تاکہ عبارتِ منقولہ کی مطابقت کتبِ منقول عنہا سے کی جاوے۔ اگر اس سے بظاہر کچھ حرج معلوم ہوتا ہو تو فقیر کو ایسا وقت بتا دیں کہ جناب کے دولت خانہ پر حاضر ہو کر خود فقیر تصحیح عبارات کرے کہ فقیر کو دینی خدمت کے لیے آپ کے دولت خانہ پر حاضر ہونے میں بحمدہٖ تعالیٰ کسی قسم کا تکلف نہیں۔ اُمید کہ جواب سے ممتاز فرما دیں۔ وہ کتابیں جو تصحیح نقل کے لیے درکار ہیں یہ ہیں۔

تورپشتی شرح مصابیح شرح مصابیح ابن ملک، مدخل ابن الحاج عینی شرح بخاری، فتاویٰ قرطبیہ، مفید المومنین، منہاج العارفین۔

حکیم صاحب نے اس کے جواب میں یہ تحریر بھیجی:

جناب مولوی صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، چونکہ میں نے جابجا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے کتابیں منگوائی تھیں۔ بعد تحریرِ عبارات واپس کیں، اُن کے مقامات میں آپ کو بتلائے دیتا ہوں۔ کتب خانہ ریاست رام پور، مقام پٹنہ مولوی شمس الحق صاحب محمدی دہلی، مولوی شریف حسین صاحب مرحوم، مولوی عبدالسلام صاحب کے پاس سے۔ اگر آپ کو خدمت دینی تہ دل سے شوق ہے تو مقاماتِ مذکورہ میں تشریف لے جاکر ملاحظہ کتب فرمالیجیے یا اُس کا خرچہ مجھے مرحمت فرمایئے کہ میں آپ کو برائے چندہ منگوادوں مگر کتابوں کا بہ حفاظت رکھنا اور اُن کی آمد و رفت کا خرچہ آپ گوارا فرماویں اور کتب مطبوعہ کے ہونے میں اگر آپ کو شک ہے تو علمائے دیندار سے ان کی تصحیح فرمالیجیے۔ اس کو یقین جانیے کہ عبارت ہر ایک کتاب بعینہٖ نقل کی گئی ہے کیونکہ عبارت کی نقل میں ایک نوع کی ذمہ داری ہوتی ہے اور یہ تو لہجوروں کا کام دیتی ہے کہ خود مطلبی کے موافق تو نقل عبارت کردے اور جو مخالف ہے اس کو نظرانداز کردیا اس کا خیال نہ فرمائے گا انشاء اللہ تعالیٰ بعینہٖ عبارت جیسی نقل کی گئی ہے سرِ مُو اُس میں فرق نہ ہوگا۔

فقط

راقم محمد ہدایت علی عفی عنہ

پھر میں نے حکیم صاحب کی خدمت میں یہ لکھا۔

مکرمی جناب مولوی حکیم ہدایت علی صاحب۔ عنایت فرماکر پورا پتہ اُن حضرات کا تحریر فرمایئے کہ جن سے آپ نے کتابیں منگائی تھیں اور نیز یہ بھی تحریر فرمایئے کہ کس کس مقام سے کون کون سی کتابیں منگائی تھیں؟ کتابوں کی آمد و رفت کا خرچہ بھی تحریر فرمایئے۔

الراقم

محمد نعیم الدین، ۲ شعبان المعظم ۱۳۲۵ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حکیم صاحب نے یہ جواب تحریر فرمایا

السلام علیکم۔ مجھے یاد نہیں کہ کس کس مقام سے کون کون سی کتابیں منگوائی تھیں، بہرحال مقاماتِ مذکورہ سے اکثر کتابیں آئی ہیں۔

محمد ہدایت علی عفی عنہ

اس کے بعد حکیم صاحب کے پاس یہ رقعہ لکھا۔

جناب مولوی صاحب عنایت فرمائے من!

بارہا لکھ کر ایک ہی امر کے متعلق تکلیف دیتے ہوئے شرم آتی ہے، مگر بہ مجبوری لکھنا پڑتا ہے۔ اس لیے کہ جناب لکھتے وقت پوری توجہ نہیں کرتے جو دوبارہ لکھنے کی حاجت نہ رہے۔ میں نے تین باتیں دریافت کی تھیں۔ ایک تو یہ کہ پورا پتہ اُن حضرات کا تحریر فرمائیے کہ جن سے آپ نے کتابیں منگائی تھیں، دوسرے یہ کہ کس کس مقام سے کون کون سی کتاب منگائی تھی۔ تیسرے یہ کہ کتابوں کی آمد و رفت کا خرچہ کیا ہے؟ ان میں سے صرف اس کا جواب دیا گیا کہ کون کونسی کتاب کہاں سے منگائی تھی باقی دونوں باتوں کا کچھ جواب نہ لکھا گیا۔ اس لیے پھر مکلّف ہوں کہ مہربانی فرما کر پورا پتہ اُن حضرات کا جن سے کتابیں منگائی تھیں اور مقدار خرچ آمد و رفتِ کتب تحریر فرما دیں۔

محمد نعیم الدین عفا عنہ المعین، ۴ شعبان المعظم ۱۳۲۵ھ بروز جمعہ

اس کے جواب میں

حکیم صاحب نے تحریر مسطورہ ذیل بھیجی۔

جناب مولوی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

میرے ایک عزیز دہلی میں مدرسہ مولوی عبد السلام میں پڑھتے ہیں اور مولوی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عبدالسلام سے اور مولوی شمس الحق صاحب سے مقام پٹنہ سے از حد ملاقات ہے۔ ان کے یہاں کی کتابیں بوقتِ ضرورت اُن کے ہاں جاتی ہیں ایسے ہی ان کے ہاں آتی ہیں۔ چنانچہ میں نے اُن عزیز کو لکھا تھا، وہ اس درمیان میں میرے پاس آئے تھے، ان کی معرفت کتبِ مذکورہ مجھے وصول ہوئیں، میں نے خود براہِ راست نہیں منگوائی تھیں۔ اگر آپ کو کتبِ مذکورہ کے دیکھنے کا شوق ہے تو دہلی یا مقام پٹنہ عظیم آباد تشریف لے جایئے وہ مشہور آدمی ہیں غالباً آپ کو کتب کے دکھلانے میں ان کو دریغ نہ ہوگا۔ میں ایک اصلاح آپکو دیتا ہوں کہ آپ خود مقاماتِ مذکورہ میں تشریف لے جایئے اور کتب مذکورہ کا ملاحظہ کر لیجئے۔ منگوانے کے اخراجات کو آپ گوارا نہیں کر سکتے ہیں۔ پہلے لوگ تو دین کی طلب میں مہینوں کے سفر کو آسان جانتے تھے۔ اب تو ریل ہے کچھ سفر کرنا مشکل نہیں، دو ایک روز کا سفر ہے۔

دوسرا طریقہ جو اس سے بھی آسان ہے وہ یہ ہے کہ آپ مختلف علماء کو تحریر فرما دیجئے کہ یہ کتابیں آپ کے یہاں اگر موجود ہوں تو ازراہِ عنایت مسئلہ معلومہ اُن کو تحریر فرما دیجئے۔ اس میں چند ٹکٹ آپ کے البتہ خرچ ہوں گے۔ سوا اس کے اُن کی بھی تحقیق آپ کو ہو جائے گی۔

زیادہ والسّلام محمد ہدایت العلی عفی عنہ

(یہ عبارت حکیم صاحب نے دستخط کرنے کے بعد لکھی ہے)

خلاصۂ مبحث

۱۔ قبروں پر شاخیں جمانے کے باب میں میں اپنے پہلے فتویٰ میں چھ حدیثیں پیش کر چکا ہوں اور اس مسئلہ کو صاف طور پر لکھ چکا ہوں۔

۲۔ حکیم مولوی ہدایت العلی صاحب نے جو جواب لکھا ہے اسے اگر کسی وقت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نظرِ انصاف سے خود ملاحظہ فرمائیں گے تو یقیناً شرما جائیں گے۔

حاصلِ کلام

اب میں یہ دکھاتا ہوں کہ حکیم صاحب نے میرے اِستدلالوں کا کیا جواب دیا۔

۱۔ میں نے مشکوٰۃ شریف و کنز العمال سے چار حدیثیں اس مضمون کی نقل کی تھیں کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبروں پر تر شاخیں لگائیں اور یہ فرمایا کہ جب تک یہ تر رہیں گی ان قبر والوں کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔

۲۔ حکیم صاحب نے اس کے جواب میں چار عُذر کیے۔

پہلا عُذر

یہ کہ یہ مضمون احادیث و اقوال مُستندہ فقہا کے خلاف ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ جناب نے میرے مدّعا کے خلاف ایک حدیث بھی پیش نہ فرمائی۔ اگر جناب کی نظر سے احادیثِ معتبرہ اس حدیث کے خلاف گزرتیں تو ضرور پیش فرماتے، مگر نہ پیش کی، اور نہ پیش کر سکتے تھے۔ ولہٰذا زبانی اِدّعائے باطل پر ٹال گئے۔

میں اب عرض کیے دیتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس مضمون کے خلاف جناب کو ایک حدیث نہ ملے گی ھَاتُوْا بُرْھَانَکُمْ۔ یہی حال اقوالِ فقہا کا ہے میں نے فقہ حنفی کے معتمد کتابوں، فتاویٰ عالمگیری اور رَدّ المحتار سے اس کا جواز و اِستحباب ظاہر کر دیا تھا۔ حکیم صاحب اُن کے مخالف کوئی عبارت کُتبِ فقہاءِ اَحناف سے نہ لا سکے۔ یہ عجب حکمت ہے کہ دعویٰ فرمانے میں گاؤ زبان اور ثبوت دینے میں ریشہ خطمی۔

حکیم صاحب کا دوسرا عُذر، یہ ہے کہ یہاں تر شاخیں جمانے سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عذاب میں تخفیف ہونا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ جناب کا یہ فرما دینا محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے کوئی مخصّص پیش فرمایئے اور اُصولِ فِقہ کی طرف توجّہ کیجئے جہاں یہ مُصرّح ہے کہ نبی کریم علیہ افضل الصّلاۃ والتسلیم کے افعالِ شریفہ کا ادنیٰ مرتبہ اباحت ہے جب تک اَدلّہ شرعیہ میں سے کوئی دلیل خصوصیّت پر قائم نہ ہو حضور اقدس علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے کسی فعل کو حضور اقدس علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی امّت کے لیے ناجائز قرار دینا بجا نہیں۔

حکیم صاحب کا تیسرا عُذر یہ ہے کہ حضورِ اَقدس علیہ الصّلوٰۃ والتّسلیم نے اُن قبر والوں کے لیے دُعا فرمائی تھی، تخفیف دعا سے حاصل ہوئی اور چوتھا عُذر یہ کہ تخفیفِ عذاب، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کی برکت سے ہوئی۔ ان دونوں عُذروں کا جواب فقیر کی پہلی تحریر میں ردّ المحتار سے نقل ہو چکا۔ غالباً حکیم صاحب نے اس پر غور نہ فرمایا ورنہ بمقتضائے انصاف ہرگز یہ عُذر پیش نہ فرماتے۔

۳؎ میں نے شرح الصّدور[1] سے یہ بھی نقل کیا تھا کہ ابو بَرزہ اسلمی صحابی اور حضرت بُریدہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ وصیتیں فرمائی تھیں کہ ہماری قبر میں تر شاخیں رکھ دی جائیں، چنانچہ رکھی گئیں۔

۴؎ میں نے تسلیم کیا کہ حکیم صاحب کے ذہن رَسا کو اس طرف توجّہ نہیں ہوئی

---

[1] شرح الصّدور ایک کتاب کا نام ہے جو مجدّد عصرہ حافظ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالےٰ کی مصنفہ ہے اور علامہ موصوف کی جلالت علمی کمال شہرت کے باعث محتاج بیان نہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ جب یہ حضرات دفن کیے گئے ہوں گے اس وقت صحابہ اور تابعین میں سے کتنے حضرات موجود ہوں گے جنہوں نے دفن میں شرکت کی ہو گی اور اس وصیت کے بموجب تر شاخیں قبروں میں رکھیں اور رکھتے ہوئے دیکھا۔

یہاں سے صحابہ اور تابعین کی جماعت سے بھی اس عمل کا ثبوت پایا جاتا ہے

۵ لیکن تعجب تو یہ ہے کہ حکیم صاحب نے وصیتوں کے ان ظاہر ترجمے کیے ہوئے لفظوں پر بھی غور نہ فرمایا۔ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت سے تو سکوت کیا اور اس کا کچھ جواب نہ دیا اور حضرت بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت جس سے صاحبِ ردّ المحتار[2] نے اِستدلال کیا ہے اور جو میں اپنی پہلی تحریر میں نقل کر چکا ہوں۔ حکیم صاحب نے اس کو یہ کہہ دیا کہ ہم اس کو تسلیم نہیں کرتے۔

۶ مجھے تو حکیم صاحب کا یہ جواب نقل کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ اِدھر سے یہ پیش کیا جائے کہ خود حضور اقدس نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور حضورؐ کے اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم نے قبروں پر تر شاخیں جمائیں اور اس کی وصیتیں فرمائیں اور دوسری طرف سے یہ جواب دیا جائے کہ ہم اس کو تسلیم نہیں کرتے ہائے ؎

اگر اسلام ہمیں ست کہ اینساں دارند
وائے گر از پس امروز بود فردائے

---

[2] ردّ المحتار، در المختار کا سب سے نفیس تر حاشیہ، فقہ کی کمال معتبر کتاب علامہ ابنِ عابد بن شامی کی مصنف ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ العلی العظیم ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ القوی الکریم

بِحَمْدِ اللّٰہِ تَعَالٰی انہیں چند لفظوں میں حکیم صاحب کے جملہ اوہام کا ازالہ ہوگیا جن کی فہم درست اور رائے صائب ہے وہ تو سمجھ ہی لیں گے۔

زیرِ بحث مسئلہ کی مزید تحقیق

لیکن مسئلہ جب زیرِ تحریر آیا ہے تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کسی قدر اور بھی توضیح کی جائے اور حکیم صاحب کی تحریر کا لفظ بہ لفظ جواب دیا جائے۔ مخالفین کی لیاقت، دیانت، اِستعدادِ ذہانت کا بھی اندازہ ہو اور مسئلہ کی تحقیق بھی اپنا جلوہ دکھائے۔ فہا انا اشرع وبتوفیقہ تعالٰی اقول وبحولہ اصول۔

(حکیم ہدایت علی صاحب کی عبارت پر لفظ حکیم صاحب اور اس کے رد پر لفظ جواب لکھا ہے)

اعتراض ۱: حکیم صاحب اقول بتوفیقہ مجیب صاحب کی تحریر دیکھنے میں آئی کہ جس سے گل افشانی قبروں پر شاخ اندازی مقابر پر۔ مجیب صاحب نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ اور وصیت حضرت بریدہ سے جو استدلال کیا ہے وہ خلافِ احادیث معتبرہ و اقوال مستندہ فقہا کی ہے انتہٰی بلفظہٖ۔

جواب:

حکیم صاحب نے میرے اِستدلال کو خلافِ احادیث معتبرہ اور اقوالِ مستندہ فقہاء فرمایا، مگر کوئی حدیث اس کے خلاف پیش نہ کی بلکہ حکیم صاحب کی تمام تحریر میں صرف مسلم شریف کی حدیث طویل کا ایک جزو ہے۔ وہ بھی میرے اِستدلال کے خلاف نہیں۔ اس صورت میں حکیم صاحب کا میرے اِستدلال کو بے وجہ خلافِ احادیث معتبرہ فرمانا اور میری نقل کی ہوئی چھ حدیثوں پر نظر نہ کرنا تعجب خیز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔اب حکیم صاحب سے اُن احادیثِ معتبرہ کا مطالبہ ہے جن کے خلاف میں نے اُن کے عندیہ میں استدلال کیا تھا۔ حکیم صاحب جب تک وہ احادیثِ معتبرہ پیش نہ فرمائیں گے بارِ جواب سے سُبکدوش نہ ہوں گے۔

حکیم صاحب فرماتے ہیں "مجیب صاحب نے حدیث ابن عباس رضؓ اور وصیتِ حضرت بُریدہ سے جو استدلال کیا" کیا خوب! حکیم صاحب کو فقط حدیثِ ابنِ عباس اور وصیتِ حضرت بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہی یاد ہیں اور حدیث ابوہریرہ اور وصیتِ ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو فراموش کر گئے۔ میں نے تو ان سب سے استدلال کیا تھا۔

اب گزارش ہے کہ حکیم صاحب نے احادیث میں کہا ہے کہ صیغہ جمع ہے جس کا اقل تین ہیں۔ حکیم صاحب تین جانے دیں ایک ہی حدیث دکھائیں جو میری حدیث پیش کردہ کے خلاف ہو۔ میں اپنی پہلی تحریر میں اپنے اثباتِ مدعا میں کئی حدیثیں پیش کر چکا ہوں اور اس مضمون کی حدیثوں سے احادیث کی کتابیں مالا مال ہیں۔ صحاح ستہ میں بھی اس مضمون کی حدیثیں جا بجا ملتی ہیں۔ اگر سب نقل کی جائیں تو طوالت ہو گی اس لیے میں صرف اتنی ہی حدیثوں پر اکتفا کرتا ہوں جن کو پہلے نقل کر چکا ہوں۔ حکیم صاحب نے میرے استدلال کو اقوالِ مستندہ فقہاء کے بھی خلاف بتایا۔ میں حنفی ہوں اور حکیم صاحب بھی شاید حنفیت سے منکر نہ ہوں۔ میں فقہ حنفی سے ثبوت دے چکا۔ اب حکیم صاحب فقہ حنفی کی کتابوں سے اقوال پیش کریں ؎

ہم بھی دیکھیں کہ تری گود میں کیا رکھا ہے
وہ بھی دیکھیں جسے پہلو میں چھپا رکھا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعتراض ۲ : حکیم صاحب :

"جو حدیث بہ روایت ابنِ عباس وارد ہے اس کے بارہ میں شیخ عبدالحق محدّث دہلوی اور مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی نے مأتہ مسائل میں لکھا ہے کہ اس سے گُل وریاحین کا قبروں پر ڈالنا اور شاخہائے تر کا نصب کرنا قبروں پر ہر شخص کے لیے جائز نہیں ہے بلکہ یہ خصوصیاتِ آنحضرت سے تھا انتہیٰ بلفظہٖ"

جواب :

شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تو کہیں یہ نہیں فرمایا حکیم صاحب کو شبہ ہوگیا، بلکہ شیخ علیہ الرحمۃ نے جہاں اور اقوال نقل کیے، خطابی کا بھی قول نقل کردیا۔ رہے مولوی شاہ اسحاق صاحب اُن کا کہنا ہی کیا ہے۔ انہوں نے سماعِ اموات ہی کا جو انکار کردیا اور بہت سے مسائل میں غلطیاں کیں عبارتوں میں ایسی قطع بُرید کی کہ اصل کتابوں میں کچھ ہے، آپ نے کچھ کا کچھ نقل کیا ہے۔ اگر آپ کو مولوی اسحاق صاحب کی لیاقت، دیانت کا اندازہ کرنا ہو تو حضرت مولانا شاہ فضلِ رسول صاحب قدس سرّہٗ کی تصحیح المسائل جو مأتہ مسائل کے ردّ میں ہے، ملاحظہ فرمایئے اور عبارت میں قطع بُرید کا طریقہ تو مولوی اسحاق صاحب کے متبعین میں بھی جاری ہے۔ اکثر ان حضرات کو دیکھا کہ دلیل سے عاجز ہوتے، مدعا ہاتھ سے جاتا دیکھا، کتاب کی عبارت کی عبارت بدل لی۔ اگر مخالف نے کوئی عبارت پیش کی اس کا تو یہ جواب کہ کتاب ہی معتبر نہیں۔ خود عاجز ہوتے۔ کہیں موافق مدّعا عبارت نہ ملی، تو کسی کتاب کی عبارت کو بنا ڈالا اور بعضے حضرات تو ایسے جَری ہیں کہ خود ایک عبارت بنالیں اور اگر پوچھئے تو کتاب کا نام بھی گڑھ دیں۔ بہرحال مولوی اسحاق صاحب کیسے ہی بزرگ ہوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب آپ کا خصم اُنہیں مانتا ہی نہیں پھر اُن کا یا اُن کی کتاب کا حوالہ دینا فضول ہے۔

اعتراض ۳ حکیم صاحب:

ملا علی قاری نے امام نووی سے نقل کیا ہے واما وضعهما علی القبر فقیل انه صلی اللہ علیہ وسلم سال الشفاعة لهما فاجیبت بالتخفیف الی ان یبیبسا انتهٰی بلفظہٖ۔

جواب:

باوجودیکہ میں نے اپنی تحریر میں ہر عبارت کا حوالہ صفحہ وار دیا تھا۔ اس کے جواب میں حکیم صاحب نے یہ عنایت فرمائی کہ کتاب کا صفحہ کیا معنے نام تک نہ لکھا۔

ذرا تو اور بھی کر لے جفا کہ او دلبر
ہنوز میری وفا سے تری جفا کم ہے

اس حالت میں یہ کسی طرح معلوم نہیں ہو سکتا کہ علامہ علی قاری رحمۃ الباری نے امام نووی سے کس کتاب میں یہ عبارت نقل کی، عبارت کا لکھنا اور اس کا نام بھول جانا بتاتا ہے کہ جواب لکھتے وقت حکیم صاحب بہت گھبرا گئے تھے۔

اب میں عرض کرتا ہوں کہ وہ عبارت مرقاۃ المفاتیح میں ہے۔ حکیم صاحب نے دانائی کی جو کتاب کا نام نہ لکھا، کیونکہ اگر کتاب کا نام لکھتے تو ضرور بکف چراغ وارد کا مصداق بنتے۔ اس لیے کہ حکیم صاحب نے اس پہلی ہی عبارت میں قطع برید کر کے دیانت کی گردن ماری ہے یعنی مطلب کی ایک سطر تو لکھ دی باقی عبارت مدعا کے خلاف پائی، صاف اُڑا گئے۔ کیا انصاف و دیانت کا یہ مقتضاء نہیں کہ عبارت مثبتِ مدعائے خصم ہو تو تسلیم کر لیں۔ کیا یہ ناانصافی نہیں کہ قبل والی عبارت مفیدِ مطلب سمجھ کر لکھ جائیں اور اسی عبارت میں مذہب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

منصور مذکور ہو تو اس کے پاس تک نہ جائیں۔ کیا یہ تصرّف بے جا اس پر دلالت نہیں کرتا کہ حکیم صاحب کے مفید مدّعا عبارتیں اُن کے ہاتھ نہ آئیں، ورنہ وہ کیوں ایسی جرأت کرتے۔

اب میں وہ عبارت پیش کرتا ہوں جس کے خوف سے حکیم صاحب نے کتاب کا نام تک نہ لکھا تھا کہ کہیں اس عبارت پر خصم کی نظر نہ پڑ جائے اور اپنے مدّعائے باطل پر قیامت آئے، علامۂ فاضل فہامۂ کامل علی بن سلطان محمد القاری رحمۂ الباری ، حدیث ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شرح میں حکیم صاحب والی عبارت اور اس کے بعد دُعا کا احتمال ناقلاً عن النووی ذکر فرماتے ہیں وقیل لانہما یسبحان مادامار طبین۔

مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ حضرت نے اُن ترشاخوں کو اس لیے جمایا تھا کہ وہ جب تک تر رہیں گی تسبیح کریں گی۔ پھر یہی علّامہ ملّا علی قاری رحمۂ الباری اسی کتاب کے اسی صفحہ میں اس سے پہلے کچھ آگے چل کر فرماتے ہیں۔

واستحب العلماء قرأۃ القرآن عند القبر بھذا الحدیث اذ تلاوۃ القرآن اولیٰ بالتخفیف من تسبیح الجرید وقد ذکر البخاری ان بریدۃ بن الحصیب الصحابی اوصی ان یجعل فی قبرہ جریدتان فکانہ تبرک بفعل مثل فعل رسول اللہ صلی

خلاصۂ مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ علمائے کرام نے قبر کے پاس قرآن شریف کا پڑھنا اس حدیث سے مستحب ثابت کیا ہے کیونکہ قرآن پاک کی تلاوت جرید کی تسبیح سے اَولیٰ ہے۔ امام بخاری رحمۂ الباری نے ذکر کیا کہ بُریدہ بن حصیب صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ علیہ وسلم۔ | فرمائی کہ میری قبر میں تر شاخیں رکھ دی جاویں تو گویا انہوں نے رسولِ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی مثل فعل سے برکت چاہی۔

اور اسی کتاب کے اسی صفحہ میں اس عبارت کے علاوہ اور عبارت بھی مثبتین کے مفید ہے جو عنقریب پیش کی جائے گی۔

مسلمانو! للّٰہ انصاف

ایسی صریح عبارت چھوڑ کر ایک ٹکڑا مفیدِ مطلب خیال کر کے لکھ دینا کون سی دیانت ہے اور اس حرکت کو کیا کہتے ہیں، میں تو کچھ نہیں کہتا، مگر حکیم صاحب اپنے رُقعہ کے یہ الفاظ جو خود اُن کے قلم کے لکھے ہوئے ہیں ملاحظہ فرمالیں تو میں نادم ہو جاؤں گا۔

حکیم صاحب کے رُقعہ کی عبارت:

"اس کو یقین جانیے کہ یہ عبارت ہر ایک کتاب کی بعینہٖ نقل کی گئی ہے کیونکہ نقل میں ایک نوع کی ذمہ داری ہوتی ہے اور یہ تو بچوروں کا کام ہے کہ خود مطلبی کے موافق تو نقل عبارت کر دی اور جو مخالف ہے اس کو نظر انداز کر دیا اس کا خیال نہ فرمایئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ عبارت جیسی نقل کی گئی ہے سرِ مُو فرق نہ ہوگا" ——— (الراقم محمد ہدایت العلی عفی عنہ)

اب جو حکیم صاحب سمجھ لیں کہ انہوں نے مطلب کے موافق عبارت نقل کر کے مخالفِ مدعا عبارت چھوڑی ہے یا نہیں؟

اعتراض ۴ حکیم صاحب:

اور ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے، لعل وجہ کلام الخطابی ان ھذا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

واقعۃ حال خاص لا یفید العموم ولھذا وجہ لہ توجیھات سابقتہ فتدبر فانہ محل النظر انتھی۔

جواب:

وہی خوبی جو اس عبارت میں تھی اس میں بھی ہے کتاب کا نام ندارد، نہ معلوم ابنِ حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کس کتاب میں لکھا ہے۔ یہاں بھی حکیم صاحب نے کتاب کا نام نہیں بتایا ؎

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

حکیم صاحب کی اس عبارت کا حاصل مطلب یہ ہے کہ شاید خطابی کے کلام کی یہ وجہ ہو کہ اُن کے نزدیک یہ حدیث ایک حال خاص کا واقعہ ہے مفیدِ عموم نہیں۔ اسی لیے اس کی توجیہیں کی گئیں، سوچ لو کہ یہاں اعتراض کا محل ہے۔ یہ بات ہر ادنیٰ طالب علم پر بھی مخفی نہیں کہ فتدبر اور اس کی مثل دوسرے کلمے ایسے موقعہ پر استعمال کیے جاتے ہیں جہاں وہ بات مخدوش ہو یا اس میں کوئی مُسامحہ ہو۔ پھر جب فتدبر کے ساتھ ہی فانہ، محل النظر بھی کہہ دیا جائے، تو صراحت ہو گئی کہ یہ قول ضعیف ہے۔ ایسی عبارت سے استدلال کرنا اور اس کے ضُعف کو نہ سمجھنا حکیم صاحب جیسے ذی شعور دانا وں سے حیرت انگیز ہے۔ قطع نظر اس تمام سے کہ وہی قطع بُرید عبارت کی، حکیم صاحب نے یہاں بھی کی ہے یعنی پوری عبارت علامہ ابنِ حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی نقل نہیں کی۔

اس عبارت سے قبل یہیں علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اس کا رد کیا ہے اور ترشاخیں جمانے کو سنّت بتایا ہے۔ اس عبارت کو چھوڑنا اور موافقِ مدّعا سمجھ کر رد کیے ہوئے دو ایک فقرے لکھ دینا کیا دیانت ہے۔ حکیم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان یکون امر بہ وقد فاسی بریدۃ ابن الحصیب الصحابی بذالک فاوصٰی ان یوضع علی قبرہ جریدتان وھو اَولٰی بان یتبع من غیرہ انتھٰی قلت واثر بریدۃ یخرج فی طبقات ابن سعد وقد اوردتہ فی کتاب شرح الصدور مع اثر اخر عن ابی برزۃ الاسلمی مخرج فی تاریخ ابن عساکر وقد ردّ النووی استنکار الخطابی وقال لاوجہ لہ[۱۵]

وقد[۱۶] انکر الخطابی مایفعلہ الناس علی القبور من الخواص ونحوھا متعلقین بھذا الحدیث وقال لااصل لہ فلاوجہ لہ[۱۷]۔

السّلام نے اپنے دستِ مبارک ہی سے شاخیں جمائیں ہوں بلکہ یہ اِحتمال ہے کہ کسی کو یہ حکم فرمادیا ہو اسی لحاظ سے حضرت بریدہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت کی کہ اُن کی قبر پر دو شاخیں رکھی جائیں اور غیروں کا اتباع کرنے سے ان کا اتباع مناسب تر ہے۔ امجدِ سیوطی رحمۂ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ) میں کہتا ہوں کہ بریدہ کا اثر طبقاتِ ابن سعد میں تخریج کیا گیا ہے اور میں نے کتاب شرح الصدور میں مع ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دوسرے اثر کے، اس کو وَارد کیا ہے اور نووی نے خطابی کے انکار کا ردّ کیا ہے اور کہا کہ اس کے انکار کی کوئی وجہ نہیں۔ پھر نووی شرح مسلم کے یہ الفاظ ملاحظہ ہوں۔

وقد انکر الخطابی مایفعلہ الناس علی القبور من الخواص ونحوھا متعلقین بھذا الحدیث وقال لااصل لہ فلاوجہ لہ۔

یعنی خطابی نے لوگوں کی قبروں پر تَر شاخیں وغیرہ ڈالنے کا انکار کیا اور لااصل لہٗ کہا، واقع میں اس کا لَااَصْلَ لَہٗ کہنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سُبحان اللہ! خطابی کے انکار کی تو حقیقت کھُل گئی اور یہی خطابی منکرین کے اور بِالخصُوص ہمارے حکیم صاحب کے بڑے مُستند تھے۔ لیکن یہاں چند باتیں اور بھی قابلِ لحاظ ہیں۔

اوّلاً :۔ امام عینی نے شرح صحیح بخاری میں انہیں خطابی سے نقل کیا ہے کہ ان کو سُوکھی شاخ رکھنے سے انکار ہے یا شاخِ خُرما کی خصوصیت سے کہ یہاں تر چیز ہونی چاہیئے، کچھ ہو عبارت یہ ہے۔

ومنھا[19] قیل ھل فی الجرید معنی یخصہ فی الغرز علی القبر لتخفیف العذاب الجواب انہ لا لمعنی یخصہ بل المقصود ان یکون فیہ رطوبۃ من ای شجر کان ولھذا انکر الخطابی ومن تبعہ وضع یا بس الجرید۔

یعنی کھجور کی شاخ میں کیا خصوصیت ہے جو قبروں پر ہی گاڑھی جائے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کھجور کی شاخ میں کوئی خصوصیت نہیں۔ مقصود تو تر سے ہے خواہ کسی درخت کی ہو اور اسی وجہ سے خطابی اور اُن کے متبعین نے قبر پر کھجور کی خشک شاخ ڈالنے کا انکار کیا ہے۔

ثانیاً :۔ یہی خطابی تسلیم کرتے ہیں کہ درخت کی تسبیح سے میت کے لیے تخفیف کی اُمید ہے اور عینی شرح بخاری میں ہے۔

قال الخطابی فیہ دلیل علی استحباب تلاوۃ الکتاب العزیز علی القبور لانہ اذا کان یرجی عن المیت التخفیف بتسبیح الشجر فتلاوۃ القرآن

یعنی خطابی نے کہا اس حدیث میں دلیل ہے کہ قبروں پر قرآن مجید کی تلاوت مستحب ہے۔ اس لیے کہ جب درخت کی تسبیح میں میت سے تخفیفِ عذاب کی امید ہوئی تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

العظیم اعظم رجاء وبرکۃ۔[۱۷]

قرآنِ عظیم کی تلاوت میں تو اُمید و برکت عظیم تر ہے۔ امام خطابی کا یہ قول بعینہٖ ہمارے مذہب کی تسلیم ہے۔

ثالثاً:۔ لطیف تر یہ ہے کہ امام خطابی صراحتہً اسی قول کو علمائے کرام کا قول بتاتے ہیں۔ علّامہ حافظ مجدّد جلال الدّین سیوطی علیہ الرّحمۃ کی شرحُ الصّدور لبشرح اَحوالِ الموتیٰ فی القُبور ملاحظہ ہو کہ اس میں ہے۔

قالَ[۱۸] الخطابی ھذا عندہ اھل العلم محمول علی ان الاشیاء مادامت علی خلقتھا او خضرتھا وطراوتھا فانھا تسبح حتی تجف رطوبتھا او تحول خضرتھا او تقطع عن اصلھا[۱۹]

یعنی خطابی نے کہا کہ اہلِ علم کے نزدیک یہ اس پر محمول ہے کہ جب تک اشیاء اپنی خَلقی حالت یا تازگی و شادابی پر رہیں، تسبیح کرتی رہتی ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی رطوبت خشک ہو جائے اور سرسبزی جاتی رہے یا وہ اپنی اصل سے قطع کی جائیں۔

اب کم از کم اِتنا ہے کہ خطابی کا قول خود مُضطرِب ہے اور مُضطرب قول، قابلِ اِستناد نہیں ہو سکتا۔ حکیم صاحب کے بڑے ماوا و مَلجاء یہی خطابی تھے، ان کا حال معلوم ہو گیا کہ یہ خود ہمارے موافق تصریح کرتے اور اِسی کو علمائے کرام سے نقل فرماتے ہیں اور بالفرض اگر خطابی شافعی منکر ہوتے تو بھی حکیم صاحب کو ان کے قول کے مقابلہ میں حدیث شریف و تصریحات و فِقہ حنفی چھوڑتے شرم آنی چاہیئے۔ بالخصوص جبکہ علماء اس کو ردّ کر چکے ہوں۔ جب حدیث شریف سے صراحتاً ثابت ہے کہ خود سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اپنے دستِ مبارک سے تَر شاخیں قبروں پر جمائیں اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صحابۂ کرام نے اُن کا اِتباع کیا، قَرناً فقَرناً عام مسلمانوں میں رائج رہا۔ عُلمائے حنفیہ نے اُسے مستحب کیا پھر اس اَمر میں گفتگو کرنا اور یہ کہنا کہ فلاں شافعی یا مالکی نے انکار کیا ہے کیا معنیٰ؟ آپ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فعل شریف کا اِتباع کیجئے۔ اپنی فِقہ حنفی کی پیروی کیجئے، ہاں جب فِقہ در کنار، دل میں فعلِ اقدس کی قدر نہ ہو تو آدمی مجبور ہے۔

رہا آپ کا یہ عُذر کہ یہ فعل حضور یومُ النشور علیہ الصّلوٰۃ والتّسلیم کے ساتھ خاص تھا، قابلِ تسلیم نہیں۔ اگر حکیم صاحب کو علمِ اصول سے کچھ بھی تعلق ہوتا تو یہ نہ فرماتے کیونکہ زید، عمرو بکر کا کسی فعل کو آں سرور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے ساتھ مُختص کہہ دینا دلیلِ خصوصیت نہیں۔ جب تک کہ اس کی تخصیص آں سرور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے ساتھ دلائلِ شرعیہ سے نہ ثابت ہو، ہنوز جناب کو اتنی خبر نہیں کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے افعالِ شرعیہ کا ادنیٰ مرتبہ اِباحت ہے۔ جب ہی تو بے دھڑک شاخیں جمانے کو مکروہِ تحریمی بتا دیا۔ ملاحظہ ہو حسامی، اس میں ہے۔

ومما لم یعلم علی ای جھتہ فعلہ قلنا فعلہ علی ادنیٰ منازل افعالہ وھو الاباحۃ لان الاتباع اصل فوجب التمسک بہ حتی یقوم دلیل الخصوصیۃ۔ [۲۲]

اس عبارت سے یہ صاف ظاہر ہے کہ جب یہ نہ معلوم ہو سکے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے یہ فعل کس جہت پر کیا تو سمجھ لینا چاہیئے کہ حضور کا فعل کم از کم حضور کے افعالِ شریفہ کے ادنیٰ منازل پر ہوگا اور کم سے کم مرتبہ آں سرور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جاہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے افعالِ شریفہ کا اِباحت ہے۔ تو جب تک دلیلِ خصوصیت قائم نہ ہو، حضور کے افعالِ شریفہ کے ساتھ تمسک واجب ہوگا۔ کیونکہ حضور کا اتباع لازم ہے۔

ہم تو حضور ہی کو مقتدا جانتے ہیں اور حضور ہی کے افعالِ شریفہ کا اتباع کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھی التجا کرتے ہیں کہ ہمیں تادمِ اَخیر ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم کا اِتباع نصیب فرمائے اور اُنہیں کے متبعین میں ہمارا حشر کرے آمین۔ مگر حکیم صاحب حدیث دیکھتے ہوئے زید، عمرو بکر کے افعال تلاش کرتے پھرتے ہیں کبھی مفید المومنین اٹھا لاتے ہیں۔ کبھی مولوی اسحاق دہلوی کی مائۃ مسائل کا سبق سناتے ہیں، اے حکیم صاحب! یہ کچھ کام نہ آئے گا۔ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا اِتباع کیجئے۔

حکیم صاحب نے مجمع البحار کی عبارت کے بعد عینی کی عبارت نقل کی ہے۔ اس کا حال یہ ہے کہ عینی کی عبارت کے اتنے بڑے ٹکڑے کا مضمون تو وہی ہے جو مجمع البحار کی عبارت کا تھا مگر میں علامہ عینی کی عبارت نقل کر چکا ہوں جس کو حکیم صاحب حسبِ عادت اُڑا گئے اور مزید برآں اور بھی سُنیے تاکہ واضح ہو کہ حکیم صاحب، علماء کرام کے کلام میں کس قدر کترا کترا کے جو تھوں پر عمل کرتے ہیں اور عوام کو یوں دھوکہ دیں کہ ہم تو اُن کے کلام سے سند لاتے ہیں۔

واھل التحقیق علی انہ یسبح واذ کان العقل لا یحیل جعل التمیز فیھا وجاء النص وجب المصیر الیہ واستحب العلماء قراۃ القرآن عند القبر بھذا الحدیث لانہ اذا کان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یرجی التخفیف بتسبیح الجرید فتلاوۃ القرآن اولیٰ فان قلت ما الحکمۃ فی کونھا مادامارطبین یمنعان العذاب بعد دعوی العموم فی تسبیح کل شئ قلت یمکن ان یکون معرفۃ ھذا کمعرفۃ عدد الزبانیۃ فی انہ تعالیٰ ھو المختص بھا۔[19]

اعتراض ۱۰: سوائے[1] آنحضرت صلعم کے سلف صالحین وائمۂ مجتہدین سے ہرگز ثابت نہیں ہوسکتا کہ اُن کا بھی یہ معمول تھا۔

جواب: سُبحان اللہ! حکیم صاحب کے لیے آں سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہونا کافی نہیں۔ اگر اور لوگوں سے ثابت ہوتا تو مان لیتے (شرم)

---

[1] حکیم صاحب نے اپنے اس قول کی بنا پر مولوی اسمٰعیل صاحب تقویۃ الایمان کے نزدیک مشرک ٹھہرتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا سلف صالحین وائمہ مجتہدین کے سند چاہتے ہیں اور صاحبِ تقویۃ الایمان کے نزدیک یہ شرک ہے۔ چنانچہ تقویۃ الایمان صفحہ ۴۴ میں لکھتے ہیں جو کوئی کسی امام یا مجتہد کی یا غوث وقطب یا مولوی یا باپ دادوں کی یا کسی بادشاہ وزیر کی یا پادری یا پنڈت کی بات کو اور ان کی راہ ورسم رسول کے فرمانے سے مقدّم سمجھے اور آیت وحدیث کے مقابل میں اپنے پیر واستاذ کے قول پند پکڑے (مجھ سے حکیم صاحب نے حدیث کے مقابل مولوی اسحاق کے قول کی سند پکڑی ہم یا خود پیغمبر ہی کیوں نہ سمجھے کہ شرع انہی کا حکم ہے ان کا بھی جی چاہتا تھا اپنی طرف سے کہہ دیتے تھے اور یہی بات ان کی اُمّت پر لازم ہو جاتی تھی، سو ایسی باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے ۱۲)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعتراض ۱۱ اور جو کہ حضرت بریدہ رضؓ کی وصیت اور روایت سے استدلال کیا ہے کہ شاخہلئے کا تر کا قبور پر ڈالنا عموماً جائز ہے۔ ہم اس کو تسلیم نہیں کرتے۔

جواب : ہاں جب رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہونا آپ نے کافی نہ سمجھا تو بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کیوں ماننے لگے ہو، وہ تو صحابی ہیں مگر یہ بھی تو فرما چکے ہو کہ سلف صالحین سے ثابت ہوگا تو تسلیم کریں گے، کیا آپ نے حضرت بریدہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سلف صالحین میں بھی شمار نہیں کیا۔ آپ کے نزدیک ان کا پایہ مولوی اسحاق دہلوی سے بھی کچھ کم ہے جو اُن کا قول تو تسلیم کر لیا اور ان کو روایت تسلیم نہیں کرتے (ہائے ایمان۔ حیا)

اعتراض ۱۲ علامہ عینی نے شرح بخاری میں لکھا ہے۔

واما امر من ایصاء بریدة فاجاب منه القسطلانی کان بریدة حمل الحدیث علی عمومه ولم یره خاصا ولکن الظاهر من تصرف المؤلف ان ذالك خاص المنفعة بما فعله صلی الله علیه وسلم ببرکة الخاصة به وان الذی ینفع اصحاب القبور انما	یعنی وصیتِ حضرت بُریدۃ کی جو گزری، اس کا جواب قسطلانی نے یوں دیا ہے کہ حضرت بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کو محمول عموم پر کیا ہے اور اس بات کا لحاظ نہیں کیا کہ یہ حدیث خاص ہے لیکن ظاہر تصرفِ مؤلف سے یہ بات ہے کہ یہ منفعتِ خاصہ آپ کے فعل اور برکتِ مختصہ سے تھی اور اصحابِ قبور جو نفع یاب ہوتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

هوالاعمال الصالحة فلذالك عقبه بقوله وراى ابن عمر فسطاطا انتهى۔

ہیں وہ عمل صالح سے ہوتے ہیں' اسی واسطے علامہ قسطلانی نے تعاقب فرمایا ہے اور کہا ہے کہ ابن عمر نے اس کو خرگاہ جانا ہے انتہیٰ بلفظہٖ۔

جواب : اوّلاً علاوہ کشف وکرامات در فنِ تاریخ ہم کمالے دارند۔ کہاں امام عینی اور کہاں قسطلانی سے نقل۔ یہ عبارت جسے حکیم صاحب عینی میں قسطلانی سے منقول بتاتے ہیں یعنی کَانَ بُریدۃ حَمل عَلیٰ عُمومہٖ الخ ضرور قسطلانی کی عبارت ہے مگر حکیم جی کو خبر نہیں کہ امام عینی، ان قسطلانی کے استاذ الاستاذ کے رُتبہ میں ہیں۔ قسطلانی سخاوی کے شاگرد ہیں اور سخاوی عسقلانی کے اور عسقلانی و عینی دونوں ہم عصر اور ہم شہر ہیں، قسطلانی میں صدہا جگہ عینی سے نقول ہیں نہ کہ عینی پیشکی قسطلانی سے نقل کرنے بیٹھیں۔ امام عینی کی وفات ۸۵۵ھ میں ہے اور قسطلانی کی وفات ۶۸ سال بعد ۹۲۳ھ میں۔ خود قسطلانی اپنی شرح کے شروع میں بخاری کے نمبر شمار میں لکھتے ہیں۔

شرحہٗ العلامۃ بدرالدین العینی الحنفی فی عشرۃ اجزاء وازید وسماہ عمدۃ القاری شرع فی تالیفہ فی اواخر رجب ۸۲۱ھ وفرغ منہ خامس جمادی الاولیٰ ۸۴۷ھ۔

حکیم صاحب اگر اپنی منقولہ عبارت عینی میں دکھلا دیں تو ہم تین پائی کا ایک ڈبل اُن کے عطار کو عطا کریں گے اور حکیم جی کی ایک چہارم الگ۔ ثانیاً اہلِ علم قسطلانی کی عبارت اور حکیم صاحب کے ترجمہ کو ملاحظہ فرما کر حکیم صاحب کو اُن کی لیاقت داد دیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعتراض ۱۳ فذالك عقبه وری ابن عمر فسطاطا کا ترجمہ کرتے ہیں۔ اس واسطے علامہ قسطلانی نے تعاقب فرمایا ہے (کیا خوب) اور کہا ہے کہ ابن عمر نے اس کو (کسی کی قبر پر شاخیں ڈالنے کو یا اور کسی چیز کو یا حکیم صاحب کو) جو خرگاہ جانا ہے (سبحان اللہ) کیا مطلب۔

حکیم صاحب! کیا فرمارہے ہو، کیا آپ کے وہم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قبر پر شاخیں ڈالنے کو خرگاہ سمجھ گئے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ، اللہ اللہ حکیم صاحب کی علمی لیاقت۔ اگر کسی شرح جامی پڑھنے والے طالبِ علم کو یہ عبارت دے دیجئے تو وہ بھی اس سے مطلب نکال لے گا اور حکیم صاحب ہیں کہ چکرا رہے ہیں۔ پھر کوئی بات کسی کی سمجھ میں نہ آئی تو خاموش ہی ہو رہے۔ ترجمہ ہی نہ کرتے مگر نہیں بحکم آنچہ خواہی گوئے فرمائے ضرور جانے ہیں، درست ہو یا نادرست۔ غرض لا یعرف ما جری علی لسانہٖ ولا یدری ما یخرج من راسہ۔ سبحان اللہ! حکیم صاحب کی لیاقتِ علمی بھی بڑے پائے کی ہے۔ اب حکیم صاحب اپنے اس فقرے کا مطلب بیان فرمائیں۔

"ابنِ عمر نے اس کو خرگاہ جانا ہے"۔ افسوس صد افسوس۔

ع آدمیاں گم شدند ملک حکیمے گرفت

آج کل وہ لوگ اہلِ علم کی شمار میں ہیں جنہیں آسان سی عبارت کے ترجمہ تک کی لیاقت نہیں۔ پھر اس کی کیا شکایت کہ لَمْ یَرَہ خَاصًّا کا یہ ترجمہ کیا کہ یہ حدیث خاص ہے۔ اس کا یہ مفاد کہ یہ حدیث تو واقع میں خاص ہے مگر معاذ اللہ، بُریدہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بے غوری سے اسے عام جان لیا۔ حکیم صاحب! یہ وَلَمْ یَدْرِہٖ خاص کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مفاد ہوتا۔ نَمْ بَیرہ خَاصا کا مطلب صرف اتنا ہوتا ہے کہ بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے خاص نہ مانا۔

جناب حکیم صاحب! قسطلانی کا جواب جو آپ نے عینی سے نقل کیا ہے۔ جس کا مطلب جناب نہیں سمجھے ہیں، اس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک تو حدیث اپنے عُموم پر ہے تو یقینی مگر بخاری کا اثرِ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد اثرِ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لانا اس کا مَوہم ہے کہ شاید انہوں نے اس مُنفَعت کو حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے دستِ مبارک کی برکت کے ساتھ مُختص خیال کیا ہو۔

تو جنابِ من! اوّل تو یہ ہی کب یقینی کہ امام بخاری نے خاص سمجھا اور بالفرض اگر تسلیم بھی کیا جائے تو ان کی رائے صحابی کی رائے کے مقابل کیا وُقعت رکھتی ہے۔ لاسیما وقد خالفہ، عامۃ المحدثین والفقہاء۔

علّامہ حافظ جلال الدین سیوطی نے زہر الربیٰ شرح نسائی شریف[1] میں بعد ذکرِ وصیتِ حضرت بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمایا:

وھو اولیٰ بان یتبع من غیرہ[2]	کہ غیروں کا اِتّباع کرنے سے ان کا اِتّباع زیادہ مناسب ہے۔

خصوصاً اصولِ حنفیہ میں مقرر ہو چکا ہے کہ تاویل صحابی تمام تاویلات پر مُرجح ہے مگر حکیم صاحب کو حنفیہ سے کچھ تعلق ہی نہیں۔

اعتراض ۱۴ تیسرے یہ کہ اس حدیث سے گُل و رِیاحین کا ڈالنا ہرگز ثابت نہیں جیسا کہ بعض نے سمجھا ہے۔ انتہیٰ بلفظہٖ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الجواب :- حکیم صاحب نے اس مدعا پر چار عبارتیں بحوالہ عمدۃ القاری و فتاویٰ قرطبیہ و مفید المؤمنین و منہاج العارفین پیش کیں، مگر نہ معلوم کہ فتاویٰ قرطبیہ دنیا کی کس اقلیم کے کس شہر کے کس مطبع میں کس کے اہتمام سے چھپ کر عنقا ہو گیا۔ حکیم صاحب سے تصحیح نقل کے لیے ہر چند طلب کیا مگر پیش نہ کر سکے اور یہی فرماتے رہے کہ آپ اطمینان رکھیئے، عبارتوں کی نقل میں کوئی خیانت نہیں کی گئی، یہ لچوروں کا کام ہے، مگر جن عبارتوں کی تصحیح نقل کی گئی، انہیں ناظرین ملاحظہ کر چکے ہیں کہ کس درجہ کی احتیاط کے ساتھ حکیم صاحب نے عبارتیں نقل کی ہیں۔

یہاں یہ بھی جو عبارت نقل کی ہے اس میں بھی حسب عادتِ طرفہ قطع برید فرمائی ہے، اگلا مضمم پچھلا مضمم، بیچ کے جملہ پر اِستنادِ گرم :-

ومایفعلہ اکثر النّاس من وضع ما فیہ رطوبۃ من الریاحین والبقول ونحوھما علی القبور لیس لشئ تو لکھ ڈالا مگر بے سروپا کر کے۔ عینی میں اس کے اوّل وہ عبارت ہے جو میں ابھی اس کے صفحہ نمبر ۸۷۹ سے نقل کر چکا، جس میں حکیم صاحب کے اس مرضِ وہم کا شافی علاج اور صاف مصرّح تھا کہ کچھ شاخیں خرما کی تخصیص نہیں بلکہ کسی درخت سے ہو، تر ہو، ولہٰذا خطابی وغیرہ نے خشک شاخِ بے برگ سے انکار کیا اور اس کے آخر وہ جملہ تھا جو اس عبارتِ منقولۂ حکیم صاحب کا بھی مطلب کھولتا اور ان کے اصل مقصود کو جڑ سے اکھیڑ کر پھینکتا ہے، اسے بھی کیوں نہ اڑا دیتے۔ وہ کیا تھا یہ کہ قبروں پر جو پھول وغیرہ تر چیزیں ڈال دیتے ہیں یہ کچھ نہیں بلکہ سنت۔

وانما السنۃ الغرز یعنی سنّت گاڑنا اور جمانا ہی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس فقرہ نے حکیم صاحب کے مدعا کی بالکل بیخ کنی کردی یعنی جس کو حکیم صاحب نے مکروہِ تحریمی بتایا، اسی کو امام عینی نے سنّت فرمایا۔ اسی وجہ سے تو حکیم صاحب نے فقرہ کو نقل نہ کیا۔ اب اسے چاہے حکیم صاحب دیانت فرمالیں، چاہے احتیاط نام رکھیں۔

حکیم جی اس عبارت میں پھول اُوپر سے رکھ دینے کی نسبت لَیس بشئ یعنی کچھ نہیں کا لفظ دیکھ کر خوش ہوتے ہوں گے اور یہ خبر نہیں کہ یہ لفظ کبھی بایں معنیٰ آتا ہے کہ کچھ ضرور نہیں، تو صرف نفیِ وُجوب کرے گا۔ کبھی بایں معنیٰ کہ طریقہ مسلوکہ فی الدین نہیں، تو فقط نفیِ سنّت کرے گا، منافیِ اِستحباب نہ ہوگا۔ کبھی بایں معنی کہ کوئی عبارت نہیں تو نفیِ ندب کرے گا۔ منافیِ اِباحت نہ ہوگا، کبھی بمعنیٰ کراہت بھی مستعمل ہوتا ہے۔ درِمختار میں ہے۔

وقوف الناس یوم عرفۃ فی غیرھا تشبھا بالواقفین لیس بشئ ھو نکرۃ فی موضع النفی فتعم انواع العبادۃ من فرض وواجب ومستحب فیفید الاباحۃ وقیل یستحب ذالک کذا فی مسکین۔

ردالمحتار میں ہے۔

فی الذخیرۃ عن محمد عنہ ای عن الامام رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان لایراھا شیاءً وتکلم المتقدمون فی معناھا، فقیل لایراھا سنۃ وقیل شکرانا وقیل ارادنفی الوجوب وقیل نفی المشروعیۃ وان فعلھا مکروہ لایثاب علیہ بل ترکہ اولیٰ، وعزاہ فی المصطفیٰ الی الاکثرین، فان کان مستند الاکثرین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ثبوت الروایۃ عن الامام بہٖ فذالک والافکل
من عبارتیہ السابقین محتمل والاظہر انہا مستحبہ
لما نص علیہ محمد [۲۱]

ایسی محتمل عبارت سے اِستناد محض خرط القتاد بلکہ اس کے مقابل ان کا فرمانا کہ وانما السنۃ الغرز، معنی دوم کا اشعار کرتا ہے یعنی ڈالنا سنت نہیں، تو اس میں میرے حکمِ منقولِ شامی و عالمگیری کا کیا خلاف ہوا۔

ان کے سوا جو اور عبارتیں، قبر پہ پھول ڈالنے کے انکار میں حکیم صاحب نے پیش کی ہیں، ان سے نہ بہ نیتِ زینت پھول ڈالنے کی کراہت ثابت ہوتی ہے اور یہ مبحوث عنہ نہیں بلکہ مبحوث عنہ تو یہ ہے کہ بغرضِ نفع میت قبروں پر پھول ڈالنا جائز ہے یا نہیں۔ اس کے جواب میں میں پہلے عالمگیری اور شامی کی عبارتیں پیش کر چکا ہوں اور اب پھر فتاویٰ برہنہ کی عبارت پیش کرتا ہوں۔

ودرخبراست کسے کہ زیارت کند وگوید اللّٰھُمَّ
اِنِّی اَسئلک محمّد وّآل محمّد ان لا تعزب المیت
حق تعالیٰ عذاب ازاں گور بردارد تا نفحِ صور و
گل ریحان برگور نہادن اولی است کہ تا تَرست
تسبیح می گوید۔
و میت ازاں انس می گیرد ازیں جا گفتہ اند کہ گیا
تر از گور نشاید دُور کردن ہر چیز گیاہ تر بود اشر
رحمت بیشتر بود کما فی الترغیب و تصدق
بقیمت اولی تر [۲۲]

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایسا ہی فقہ اکبر کی اکثر کتابوں میں مسطور ہے، بنظرِ اختصار چھوڑا جاتا ہے مگر مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ کی ایک عبارت اور پیش کی جاتی ہے کیونکہ حکیم صاحب غالباً ان کے ضرور مُعتقد ہوں گے۔

فتاویٰ عزیزیہ میں ہے۔

ونہادن گل و خوشبو ما خود ازاں ست کہ کفن میت را بخوشبو و کافور و دیگر چیزہا ازیں جنس مثل حنوط یعنی ارچہ آمدہ است و حالانکہ میت در قبر است ازیں چیزہا بر قبر می نہند تا مشابہت بمیت تازہ بہم رسد، محتمل است کہ ازیں نہادن خوشبو سرور بمیت می رسید زیرا کہ دریں حالت روح بسیار متلذذ باستعمال خوشبو می شود و روح باقی ست ہرچند آلہ وصول خوشبو در حالت زندگی کہ قوت شامہ است مفقود ست اما قیاسا برلذت کہ میت را می رسد بعد موت از روئے شرع شریف ثابت یعنی لذت ہائے عالم کہ در احادیث صحیحہ آمدہ است کہ قبانیۃ من روحہا و طیبہا و در حق شہدا در قرآن مجید وارد ست یرزقون فرحین اثبات می تواند نمود۔

اعتراض ۱۵: یہ اَمر ہر ذی عقل و فہم پر ہویدا ہے کہ روایت فتاویٰ غرائب بمقابلہ احادیث کثیرہ و آثارِ صحابہ و روایاتِ کتب معتبرہ فقہیہ کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وُقعت رکھتی ہے۔ انتہیٰ بلفظہٖ۔

الجواب :۔ حکیم صاحب میری پیش کی ہوئی عبارت کو فرماتے ہیں کہ بمقابلہ احادیثِ کثیرہ کیا وُقعت رکھتی ہے۔ یہ فرمانا حکیم صاحب کا

• جب درست تھا کہ جب کوئی حدیث اپنے مدعا کی تائید میں پیش کرتے مگر ایک حدیث بھی پیش نہ کر سکے اور احادیثِ کثیرہ کا نام لے دیا۔ (دیانت)

• ایسے ہی حکیم صاحب نے آثارِ صحابہ کا ذکر فرمایا اور باوجودیکہ انہوں نے میرے جواب میں ایک بھی اثر کسی صحابی کا پیش نہیں کیا (جرأت)

• البتہ جو حدیثیں اور اکثر میں نے پیش کیے تھے اُن کے تسلیم کرنے سے انکار کیا (ایمانی قوت)

اسی طرح حکیم صاحب نے روایاتِ کتب فقہیہ معتبرہ کا ذکر فرمایا ہے سو آپ کے جو معتبرات ہیں۔ سبحان اللہ عجیب ہیں، ایک تو اُن میں سے فتاویٰ قرطبیہ ہے جس کو حکیم صاحب تصحیح نقل کے وقت پیش نہ کر سکے، نہ کہیں جہاں میں اس کا پتہ نشان۔ ایک مولوی اسحاق صاحب دہلوی کے مأتہ مسائل ہے جس میں اکثر مسئلے غلط لکھے ہیں اور جس کی عباراتِ منقولہ کتب منقول عنہا کے خلاف ایسی ہیں۔ حکیم صاحب کی ایک آدھ اور بھی کوئی معتبر کتاب ہو گی جس کے سامنے وہ میری پیش کردہ شامی اور عالمگیری جیسی معتبر کتابوں کی عبارتوں کو بے وُقعت بتاتے ہیں۔ اہلِ علم انصاف کریں۔

اعتراض نمبر ۱۶ : سوائے اس کے یہ چالاکی مجیب کی قابلِ دید ہے کہ بقولے میٹھا میٹھا ہپ ہپ اور کڑوا کڑوا تھُو تھُو۔ مفید مطلب جو عبارت فتاویٰ عالمگیری کی تھی اس کو تو خوشی خوشی لکھا دیا اور جو غیر مفید مطلب عبارت جو اُس کے ہی آگے ہے نظرانداز کی، اصل عبارت فتاویٰ عالمگیری کی یہ ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وضع الورد والریاحین علی القبور حسن وآں تصدق قیمتہ کان حسن
اوّل تو مجیب صاحب نے اس بد دیانتی سے کام لیا کہ پورے مسئلہ فتاویٰ کو
بیان نہ فرمایا دوسرے یہ کہ لفظ حَسَن اور اَحْسَن میں بھی مجیب صاحب نے امتیاز
نہ کیا کہ قول مفتیٰ بہٖ کو کس کس لفظ سے تعبیر کرتے ہیں انتہیٰ بلفظہٖ"

جواب:۔ حکیم صاحب نے میری نسبت بد دیانتی کا لفظ تحریر فرمایا،
یہ اُن کی عنایت ہے اور بھی جو چاہیں فرمالیں، مگر الحمد للہ کہ مَیں بہ عنایتِ الٰہی
اِس خَصلت سے دُور ہوں۔ حکیم صاحب، فرماتے ہیں کہ غیر مفید عبارت چھوڑ
دی، مَیں عرض کرتا ہوں کہ غیر مفید عبارت کا چھوڑ دینا بد دیانتی نہیں ہے،
بلکہ اس کا لکھنا ہی سراسر عبث اور فضول ہے، مَیں نے جو عبارت چھوڑی ہے
نہ مجھے مفید نہ حکیم صاحب کو، پھر حکیم صاحب، مجھ پر الزام لگانا اور میری
طرف بد دیانتی کی نسبت کرنا محض کرم ہی کرم ہے۔ میں نے جو عبارت چھوڑ دی
ہے، اسے مسئلہ زیرِ بحث سے واسطہ ہی نہیں۔ مسئلہ زیرِ بحث تو یہ ہے کہ
قبروں پر پھول ڈالنا کیسا ہے، عالمگیری میں لکھا ہے کہ اچھا ہے خوب ہے
چنانچہ اس مضمون کی عبارت میں پیش کر چکا ہوں، جو عبارت میں نے چھوڑ
دی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ پھولوں کی قیمت کا صدقہ کر دینا بہتر ہے
نہ اس وقت یہ مسئلہ زیرِ بحث، نہ اِس سے مسئلہ زیرِ بحث کو کچھ ضُعف یا نقصان۔
پھر حکیم صاحب کا خواہ مخواہ میری طرف بد دیانتی کی نسبت کرنا اُن کی عنایت
ہے۔ میں یہ بھی نہیں کہتا کہ حکیم صاحب نے یہ پیش بندی کی یعنی چونکہ وہ
اپنی تحریر میں بہت سی عبارتوں کی خبر لے چکے تھے اس لیے اس خیال سے
کہ ہمیں ضرور ہماری حرکتوں پر بد دیانت کہا جائے گا، ہم بھی تو ایک مرتبہ اپنے
دل کی ہوس نکال لیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حکیم صاحب فرماتے ہیں کہ لفظ حَسَن اور اَحْسَن میں مجیب صاحب نے امتیاز نہ کیا کہ قولِ مفتیٰ بہٖ کو کس لفظ سے تعبیر کرتے ہیں۔ عرض کرتا ہوں کہ پھر جناب نے کیوں نہ امتیاز کر دکھایا اور اب کچھ مردانگی ہے، تو اب امتیاز کر کے اپنا مدّعا ثابت کر دکھایئے۔ میرے نزدیک تو جناب کو ابھی لفظوں کا ترجمہ کرنا بھی آسان نہیں ہے جو اس موقع پر یہ فرما دیا کہ قولِ مفتیٰ بہٖ کو کس لفظ سے تعبیر کرتے ہیں، سُنو صاحب حَسَن کا ترجمہ اچھا اور اَحسن کا ترجمہ بہت اچھا ہے۔ پھر اس عبارت کا ٹھیٹھ اُردو میں یہ ترجمہ ہوا کہ قبروں پہ پھُول ڈالنا اچھا ہے اور قیمت کا صدقہ کر دینا بہت اچھا۔ حکیم صاحب ذرا سمجھیئے، یہاں دو مسئلے مذکور ہیں۔ ایک قبر پہ پھول ڈالنے کا اور دوسرا اس کی قیمت کے صدقہ کر دینے کا۔

پہلا مسئلہ جو زیرِ بحث ہے اُس میں اختلاف ہی کہاں نقل ہوا اور کتنی اقوال ہی کس نے بیان کیے جو یہ اِحتمال ہو سکے کہ ایک قول مفتیٰ بہٖ اور باقی قول غیر مفتیٰ بہا ہیں۔

دوسرے یہ کہ میں نے عالمگیری کے تمام مسائل لکھ ڈالنے کا ذمہ نہیں لیا تھا۔ مجھے صرف مسئلہ زیرِ بحث لکھنا تھا۔ ایسی صورت میں جناب کا مجھ پہ بد دیانتی کا الزام لگانا اور مجھ سے قول مفتیٰ بہٖ و غیر مفتی بہٖ میں امتیاز کرانا آپ کی دیانت اور امتیاز کی خوبی ہے۔

لطیفہ: حکیم صاحب نے اپنی تحریر کے آخر میں یہ بھی گنایا ہے کہ ہم نے اتنے صاحبوں کے اقوال نقل کیے۔ اس میں بھی یہ دیانت کہ ایک ایک صاحب کو دو دو دفعہ گنا گئے چنانچہ عینی شارح بخاری عمدۃ القاری شارح بخاری لکھ ڈالا۔ علّامہ بدر الدین ابو محمد احمد عینی رحمۃُ اللہ تعالےٰ کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک جگہ عینی شارح بخاری دوسری جگہ صاحبِ عمدۃ القاری شارح بخاری کہہ کر گنادیا یعنی ایک شخص کو دو بتادیا مگر باوجود ان تمام حرکات کے اُن کے نزدیک بددیانت میں ہی ٹھہرا۔ سبحان اللہ۔

اعتراض ۲۷: حکیم صاحب اور ایک امر یہ بھی قابلِ لحاظ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برائے تخفیفِ عذاب اُن شاخہائے تر کو نصب فرمایا تھا۔ جب عام طور سے یہی فعل مسنون قرار دیا جائے گا تو اس کے ساتھ ضرور ماننا پڑے گا کہ ہر صاحبِ قبر مُعذّب بعذابِ الٰہی ہے اس میں تمام علماء صالحین واولیاء کاملین وآئمہ مجتہدین واکابر معتمدین داخل ہوگئے اس بنا پر یہ عقیدۂ مجیب صاحب یہ لازم آئے گا کہ کوئی شخص ناجی ہی نہیں جس قدر ہیں سب ناری ہیں ومُعذّب ہیں نعوذ باللہ منہا انتہیٰ بلفظہٖ۔

جواب: حکیم صاحب کی کم علمی ہے جو انہوں نے شعر پیش کیا کیونکہ اس خبط کا ردّ علامہ بدر الدین ابو محمد بن محمود بن نصر عینی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں پہلے ہی فرما چکے ہیں۔

ومنہا[۲۹] انہ قیل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم علل غرزھما بامر مغیب من العذاب ونحن لا نعلم ذالک مطلقاً الجواب انہ لا یلزم من کوننا لا نعلم یعذب ام لا ان نترک ذٰلک الا نری انا ندعو للمیت بالرحمۃ ولا نعلم انہ یرحم ام لا[۲۳]۔

اسی طرح شیخ الاسلام قاضی القضاۃ حافظ ابو الفضل شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی کی فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے۔

حاصل یہ کہ شبہ کیا گیا کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شاخیں جمانے کی نسبت ایک امرِ غیب یعنی ان کا مُعذّب ہونا بیان فرمایا اور ہمیں اس کا مطلق علم نہیں (بعینہٖ یہی شبہ حکیم صاحب کا ہے) آئمہ مذکورین فرماتے ہیں اِس کا جواب یہ ہے کہ ہمارے یہ نہ جاننے سے کہ اس صاحبِ قبر پہ عذاب کیا جاتا ہے یا نہیں، یہ لازم نہیں آتا کہ ہم شاخیں جمانا بھی چھوڑ دیں۔ کیا نہیں دیکھتے کہ ہم میّت کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور ہمیں معلوم نہیں کہ اس پر رحم کیا جائے گا۔ اب حکیم صاحب انصاف پہ آئیں اور تسلیم کریں۔ بحمدہٖ تعالیٰ اُن کے تمام خدشات وشُبہات کا کافی علاج کر دیا گیا ہے۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْن:

حرّرہٗ عبدہ المسکین المعتصم بحبلہٖ المتین

محمد نعیم الدین

تمّت



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مَاخَذ ومَرَاجِع

① مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۲

② کنز العمّال فی سنن الاقوال والافعال، جزء ثامن کتاب الموت من قسم الافعال صفحہ ۱۲۱ للشیخ علاؤ الدّین علی المتقی مطبوعہ مطبع دائرۃ المعارف النظامیہ، الواقعہ حیدرآباد دکن۔

③ شرح صدور صفحہ ۲۱۱۔

④ ردالمختار شرح الدرالمختار صفحہ ۹۳۶، مطبوعہ مصر۔

⑤ فتاویٰ عالمگیریہ جلد صفحہ

⑥ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح۔
جلد ۱ صفحہ ۲۸۶، مطبوعہ مصر۔

⑦ ایضاً۔

⑧ فتح الباری شرح صحیح البخاری۔
جلد ۱ صفحہ ۲۷۶، مطبوعہ میریہ مصر۔

⑨ عُمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، جلد اوّل صفحہ ۸۷۷
مطبوعہ مطبع عامرہ دارالسلطنتِ عثمانیہ۔

⑩ ارشاد السّاری شرح صحیح البخاری، جلد اوّل صفحہ ۲۳۵۔

⑪ شرح صحیح مسلم لامام نووی، صفحہ ۱۲۰ سطر ۶۔
مطبوعہ نولکشور۔

⑪ ایضاً صفحہ ۱۴۱۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۱۲) ردالمحتار شرح درالمختار، صفحہ ۶۶، مطبوعہ مجتبائی۔

(۱۳) مجمع البحار جلد سوم صفحہ ۴۰۹، مطبوعہ نولکشور۔

(۱۴) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اوّل صفحہ ۲۴۷۔

(۱۵) زہرالربی علی المجتبیٰ (شرح نسائی) صفحہ ۱۵، ۱۶ مطبوعہ مطبع نظامی۔

(۱۶) نووی شرح مسلم جلد اوّل صفحہ ۱۱۴۔ مطبوعہ مطبع مجتبائی۔

(۱۷) عینی شرح بخاری جلد اوّل صفحہ ۸۷۵۔

(۱۸) شرح الصدور بشرح احوال الموتی فی القبور۔
امام سیوطی صفحہ ۲۱۱، مطبوعہ مطبع محمدی لاہور۔

(۱۹) عینی شرح بخاری، جلد اوّل صفحہ ۸۷۴۔

(۲۰) زہرالربیٰ شرح سنن نسائی صفحہ ۱۳۔

(۲۱) درمختار صفحہ ۵۶۲۔

(۲۲) فتاویٰ برہنہ جلد اوّل صفحہ ۳۶۲، مطبوعہ مطبع نولکشور۔

(۲۳) عمدۃ القاری شرح بخاری جلد اوّل صفحہ ۸۷۹، مطبوعہ مطبع عامرہ دارالسلطنت عثمانیہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari